عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ ـ شمارہ ۷

حضرت امیر خسروؒ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی بیٹی کو یادگار نصیحت

بنت مولانا بشیر احمد نقشبندی پاک کالونی کراچی

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناںؒ کی حکایات

محمد ندیم طاہر ـــ رحیم یار خان

بیچاری مسلم لیگ

آہ

محمد حنیف ندیم

صدر پاکستان کے نام کھلا خط

ہر محفل کا میزبانِ خصوصی

رُوح افزا

تقریب کی نوعیت پر منحصر نہیں۔ کوئی موقع ہو، کیسی ہی محفل ہو،
ضیافت اور مہمان نوازی کے لیے رُوح افزا پیش پیش۔

فرحت، تازگی اور توانائی کے لیے بے مثال
رنگ، خوشبو، ذائقے، تاثیر اور معیار میں لازوال۔

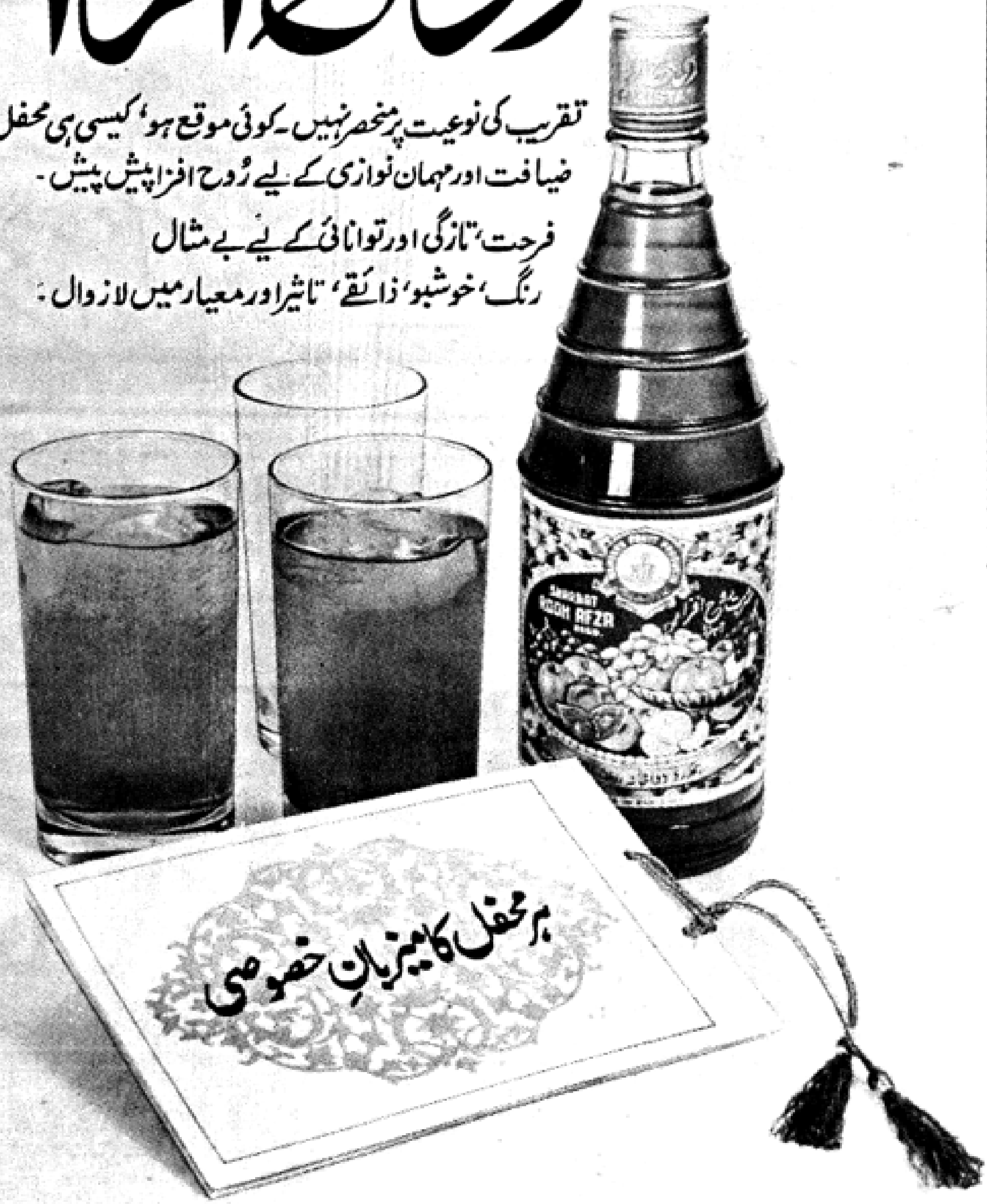

ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

رُوح پاکستان۔ رُوح افزا
راحت جان۔ رُوح افزا

آوازِ اخلاق
خدمتِ خلق رُوحِ اخلاق ہے

ختم نبوۃ

ہفت روزہ کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۲۳ تا ۲۹ ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ مطابق ۸ تا ۱۴ جولائی ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۷

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون : ۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے

سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے

افریقہ — ۳۷۵ روپے

یورپ — ۳۷۵ "

ایشیا — ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالروف جتوئی

گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ

مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی

بھکر — دین محمد فریدی

جھنگ — غلام حسین

ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی

پشاور — مولانا نور الحق نور

لاہور — علی مرزاق مولانا کریم بخش

مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد — مولوی فقیر محمد

لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد

ملتان — عطاء الرحمان

سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ

گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —

امریکہ — چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد

دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن — عامر رشید

ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد

لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشش — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف

باربڈس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ — اے کیو انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

پنجاب میں قادیانی ملازمین کی فہرست ـــــ حکومت کو ایک مفید مشورہ

روزنامہ جنگ لاہور میں پنجاب میں مختلف گریڈوں پر تعینات قادیانیوں کے بارے میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔

"لاہور (نامہ نگار) پنجاب بھر کے سرکاری محکموں میں گریڈ ۱۷ سے ۲۰ تک کی مختلف آسامیوں پر ۱۴۴۱ قادیانی تعینات ہیں۔ باخبر ذرائع کے مطابق گریڈ ۲۰ میں چھ، ۱۹ میں ۲۰، گریڈ ۱۸ میں ایک سو تین اور گریڈ ۱۷ میں تین سو بارہ قادیانی اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ان ذرائع کے مطابق صوبہ میں گریڈ ۲۱ اور ۲۲ میں کوئی قادیانی تعینات نہیں ہے۔"

اول تو یہ خبر صحیح نہیں کیونکہ پنجاب بھر میں قادیانیوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ وفاقی اور دوسرے صوبوں کو شامل کیا جائے تو قادیانیوں کی تعداد ہزاروں سے بھی متجاوز ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قیام پاکستان کے بعد قادیانی پیشوا آنجہانی مرزا محمود نے قادیانیوں کو یہ ہدایت کی تھی۔

"بھیڑ چال کے طور پر نوجوان ایک ہی محکمہ میں چلے جاتے ہیں حالانکہ متعدد محکمے ہیں جن کے ذریعے سے جماعت اپنے حقوق حاصل کر سکتی ہے۔ .... جب تک ان سارے محکموں میں ہمارے آدمی موجود نہ ہوں ان سے جماعت پوری طرح کام نہیں لے سکتی۔ مثلاً موٹے موٹے محکموں میں سے فوج ہے، پولیس ہے، ایڈمنسٹریشن ہے، ریلوے ہے، فائننس ہے، اکاؤنٹس ہے، کسٹمز ہے، انجینئرنگ ہے۔ یہ آٹھ دس موٹے موٹے صیغے ہیں جن کے ذریعے ہماری جماعت اپنے حقوق محفوظ کر سکتی ہے، ہماری جماعت کے نوجوان فوج میں بے تحاشا جاتے ہیں اس کے نتیجہ میں ہماری نسبت فوج میں دوسرے محکموں کی نسبت زیادہ ہے اور ہم اس سے اپنے حقوق کی حفاظت کا فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔"

(روزنامہ الفضل لاہور۔ ۱۱ جنوری ۱۹۵۲ء)

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی "مسیح موعود اور مامور من اللہ" تھا اسی طرح مرزا محمود "مصلح موعود اور مامور من اللہ ہے"۔ ان دونوں کی اطاعت قادیانیوں کے نزدیک اہم ترین فرض ہے۔ مرزا محمود نے یہ بیان ۱۹۵۲ء میں دیا تھا یہ وہ وقت تھا جب وزارت خارجہ جیسے اہم عہدے پر سر ظفر اللہ قادیانی اور بحالیات میں محمود کا بھتیجا ایم ایم احمد فائز تھا۔ اول الذکر نے اپنی وزارت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سینکڑوں قادیانیوں کو وزارت خارجہ میں بھرتی کیا تھا۔ جب کہ ایم ایم احمد نے بحالیات جیسے منصب پر فائز ہوتے ہوئے جہاں زرعی اور رہائشی زمینوں سے نوازا وہاں بڑی بڑی جائدادیں کارخانے اور فیکٹریاں بھی انہیں الاٹ کر دیں اس دور میں بھرتی ہونے والے قادیانیوں نے فی کس اگر بیس قادیانی بھی بھرتی کرائے ہوں تو آج یہ تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہوگی۔ یہی حال صوبائی ملازمتوں کا ہے۔

دسمبر ۱۹۸۴ء میں جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال نے جنیوا میں اقلیتوں کے حقوق کے ایک گروپ سے خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں کی کل تعداد ۶۳۶۷۴ بیان کی (دیکھئے روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ نومبر ۱۹۸۵ء) ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق قادیانی کی کل تعداد ایک لاکھ تین ہزار ہے (لاہور ۱۲ نومبر ۱۹۸۵ء) اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ مردم شماری صحیح نہیں اور بہت سے قادیانیوں نے اپنے نام اندراج نہیں کرائے تو اس لحاظ سے قادیانیوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد اس سے دگنی یعنی تین لاکھ ہو سکتی ہے اس سے زیادہ ہرگز نہیں۔

جب کہ قادیانی اپنی تعداد کے بارے میں متضاد خبریں دیتے ہیں ربوہ سے شائع ہونے والے رسائل کل تعداد ایک کروڑ اور لاہور سے شائع ہونے

والاان کا سیاسی ترجمان ۳۵ سے ۴۰ لاکھ بتاتا ہے۔ چونکہ جھوٹ بولنا مبالغہ آرائی کرنا مرزا قادیانی کی تعلیمات کا حصہ ہے اس لیئے قادیانی اپنی تعداد غلط پیش کرتے ہیں ان کے نزدیک ایک اور ۱۰ میں، ۵ اور ۵۰ میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔

الغرض یہ ایک ضمنی بات تھی ان کی صحیح تعداد تین لاکھ سے زائد ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اگر انہیں ہماری یہ بات جھوٹی نظر آتی ہے تو انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی مردم شماری کرالیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ اس کے لیئے ہرگز تیار نہیں ہو سکتے۔

بہر حال قادیانی اپنی تعداد اور حیثیت سے زیادہ ملازمتیں حاصل کر کے یہاں کے اکثریتی عوام مسلمانوں کی حق تلفی کیئے ہوئے ہیں، ہزاروں مسلمان نوجوان جن کے پاس ایم۔ اے۔ بی۔ اے کی سندیں ہیں وہ مزدوری کرتے نظر آتے ہیں۔ کوئی ان کا پرسان حال نہیں ہے۔ فاقہ مستی ان کا مقدر بن چکی ہے۔ کراچی جو کئی سال سے فسادات کی آماجگاہ بنا ہوا ہے بظاہر ان فسادات کے بارے میں یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ یہ مہاجر پٹھان پنجابی کے فسادات ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ جہاں ان فسادات کے پس پردہ قادیانی سازش کارفرما ہے وہاں اس کا بڑا سبب بے روزگاری بھی ہے۔

جیسے قادیانیوں نے ۱۹۸۱ء کی مردم شماری میں عملہ مردم شماری کو دھوکہ دیا اور خود کو مسلمان لکھوایا اسی طرح ملازمتوں میں بھی انہوں نے دھوکہ دیا ہے اور خود کو مسلمان ظاہر کیا ہے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت اور ۷ر ستمبر کے قومی اسمبلی کے فیصلہ کے بعد اپنی مرکزی قیادت کی ہدایت کے تحت وہ بہت زیادہ محتاط ہو چکے ہیں۔ انہیں اپنا مستقبل تاریک تر نظر آتا ہے۔ ان کا پیشوا بھاگ کر برطانیہ میں قیام کر چکا ہے۔ رائل فیملی کے بہت سے "شہزادے" "شہزادیاں" بھی قادیانیوں کو داغ مفارقت دے چکے ہیں اور قادیانی جماعت کا نظم و نسق رائل فیملی کے ہاتھ سے نکلتا جا رہا ہے، اس لیئے قادیانیوں نے یہ پالیسی بنالی ہے کہ مسلمانوں سے گھل مل کر رہو اور اپنے کو مسلمان ظاہر کرو۔

یہی وجہ ہے کہ قادیانی سرکاری ملازمین کی اکثریت اپنے کو مسلمان ظاہر کر کے حکومت اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتی ہے۔ اس لیئے حکومت کو چاہیئے کہ قادیانی ملازمین کی صحیح تعداد معلوم کر کے شائع کی جائے۔

یہ اس لیئے بھی ضروری ہے کہ قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر نے پاکستان کے خلاف طبل جنگ بجا رکھا ہے ان کے غیر مسلم اور پاکستان دشمن طاقتوں جیسے بھارت اور اسرائیل سے گہرے روابط اور تعلقات ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے آنجہانی پیشوا مرزا محمود کی یہ ہدایت بھی تحریری طور پر موجود ہے کہ اگر پاکستان بن گیا تو ہم دوبارہ اکھنڈ بھارت بنانے کی کوشش کریں گے۔ اس سلسلہ میں بہت سے شواہد پیش کیئے جا سکتے ہیں لیکن ہم انہی پر اکتفاء کرتے ہوئے حکمرانوں سے گوش گذار کر دینا چاہتے ہیں کہ قادیانی خواہ ملازم ہوں یا غیر ملازم، افسر ہوں یا غیر افسر، فوج میں ہوں یا سول میں ان پر ہرگز اعتماد نہ کیا جائے۔ اور انہیں ملازمتوں سے فوراً برطرف کیا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

چوتھی سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ ۲۱ر اگست ۱۹۸۸ء

بمقام ویمبلے کانفرنس سینٹر لندن

تفصیلی اشتہار آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

فقر و فاقہ کے خاتمہ کا خدائی نظام

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے دولت مندوں پر ان کے مالوں میں اتنی مقدار کو فرض کر دیا ہے جو ان کے فقراء کو کافی ہے اور نہیں مشقت میں ڈالتی فقراء کو جب کہ وہ بھوکے یا ننگے ہوں مگر صرف یہ بات کہ ان کے غنی اپنے فریضے کو روکتے ہوں یعنی پورا ادا نہیں کرتے۔ غور سے سن لو کہ حق تعالیٰ شانہٗ ان دولت مندوں سے سخت محاسبہ فرمائیں گے اور فرض کی کوتاہی پر سخت عذاب دیں گے۔"

فائدہ: حاصل یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنے علام الغیوب ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ کی جو مقدار فرض فرمائی ہے وہ یقیناً اتنی کافی مقدار ہے کہ اگر لوگ اس کو پورا پورا ادا کرتے رہیں اور اصول سے ادا کرتے رہیں تو کوئی شخص بھوکا ننگا نہیں رہ سکتا اور یہ بالکل ظاہری اور یقینی چیز ہے حضرت ابوبکر غفاریؓ کی حدیث میں یہ مقصود زیادہ واضح الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ یہ طویل حدیث ہے جس کو فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ نے تنبیہ الغافلین میں مفصل ذکر کیا ہے۔ اس میں منجملہ اور سوالات کے ایک یہ بھی ہے، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ آپؐ نے زکوٰۃ کا حکم فرمایا۔ زکوٰۃ کیا ہے؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ ابوذر جو شخص امانت دار نہیں اس کا ایمان نہیں اور جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اس کی نماز مقبول نہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے غنی لوگوں پر ان کے مالوں کی زکوٰۃ اتنی مقدار میں واجب کر دی ہے جو ان کے فقراء کو کافی ہو جائے۔ حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے دن ان کے مال کی زکوٰۃ کا مطالبہ کرے گا اور اس پر ان کو عذاب فرمائے گا۔ یہ حدیث صاف طور سے اس پر دلالت کرتی ہے کہ حضورؐ کا یہ ارشاد زکوٰۃ ہی کے متعلق ہے۔

امام غزالیؒ احیاء میں فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے زکوٰۃ میں کوتاہی کرنے والوں کے لیے سخت وعید ارشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے والذین یکنزون الذھب (الآیۃ) اور اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے سے مراد زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ اپنے متعلقات کے اعتبار سے ۶ قسم پر ہے جانوروں کی زکوٰۃ، سونے چاندی کی زکوٰۃ، تجارتی مال کی زکوٰۃ، رکاز و معدن کی زکوٰۃ، پیداوار کی زکوٰۃ اور صدقۂ فطر۔ (احیاء)

یہ سب چیزیں ائمہ اربعہؒ کے نزدیک متفق علیہ ہیں بجز معدن کے اس میں حنفیہ کے نزدیک بجائے زکوٰۃ کے خمس یعنی پانچواں حصہ واجب ہے جو وجوب کے اعتبار سے زکوٰۃ ہی جیسا ہے۔ اور یقیناً اگر مسلمان ان سب انواع کو اہتمام سے پابندی سے نکالتے رہیں تو کسی غریب کو اضطرار سے مرنے کی نوبت نہ آئے۔

بعض علماء کو حضرت علیؓ کی اس روایت سے یہ اشتباہ پیدا ہو گیا کہ اس سے زکوٰۃ سے زائد مقدار کا ایجاب مقصود ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ اس لیے کہ اگر یہ مراد ہو تو وہ خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دوسری روایت کے خلاف ہو جائے گا۔ حضرت علیؓ سے حضورؐ کا پاک ارشاد نقل کیا گیا کہ زکوٰۃ کے واجب ہونے نے اس کے علاوہ صدقات کو منسوخ کر دیا۔ یہ حدیث مرفوعاً بھی نقل کی گئی ہے۔ اور امام رازی جصاصؒ نے احکام القرآن میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کا قول ہونا بہتر سند سے نقل کیا گیا ہے صاحب کنز العمال نے متعدد کتب سے اس روایت کو نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ زکوٰۃ نے ہر اس صدقہ کو منسوخ کر دیا اور قرآن پاک میں ہے اور غسل جنابت نے اس کے علاوہ سب غسلوں کو منسوخ کر دیا اور رمضان کے روزہ نے ہر روزہ کو منسوخ کر دیا اور قربانی نے ہر ذبیحہ کو منسوخ کر دیا۔ خود حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ساری دنیا کا مال لے لے اور اس کی نیت محض رضاء الٰہی ہو، وہ زاہد ہے۔ جیسا کہ آئندہ فصل کے شروع میں آ رہا ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ زکوٰۃ کی فرضیت سے پہلے اپنی ضرورت کے بقدر رکھ کر باقی کا خرچ کرنا ضروری تھا جس کو زکوٰۃ کی فرضیت نے منسوخ کر دیا۔ جیسا کہ علامہ سیوطیؒ نے خذ العفو وامر بالعرف (اعراف، ع ۲۴) کی تفسیر میں سُدّیؒ سے نقل کیا لہٰذا اگر اس سے ایجاب مراد ہو بھی تو وہ منسوخ ہے۔

نیز حدیث بالا سے زکوٰۃ کا زائد لینا لینا حضورؐ کے اس ارشاد کے بھی خلاف ہوگا۔ جس میں وارد ہوا ہے کہ جس شخص نے زکوٰۃ ادا کر دی، اس نے اس حق کو ادا کر دیا جو اس پر ہے۔ اور جو زائد ہے وہ فضل ہے اکثر اس مضمون کی متعدد روایات پہلے بھی گذر چکی ہیں۔ اور اس سے واضح وہ روایت ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ کے واسطے سے نقل کی گئی اور وہ حضرت علیؓ کی حدیث کے ہم معنی ہے جس میں ارشاد ہے کہ اگر حق تعالیٰ شانہٗ یہ جانتے کہ اغنیاء کی زکوٰۃ فقراء کے لیے کافی نہ ہوگی تو زکوٰۃ کے علاوہ اور چیز ان پر فرض کرتے پس اگر اب فقراء بھوکے ہوتے ہیں تو اغنیاء کے ظلم کی وجہ سے ہوتے ہیں (کہ یہ یعنی اغنیاء زکوٰۃ کو پورا ادا نہیں کرتے اس وجہ سے فقراء پر فاقوں کی نوبت آتی ہے۔ اسی وجہ سے محدث ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد میں حضرت علیؓ کی اس حدیث پر فرضیت زکوٰۃ کا ترجمہ باندھا

ایک سلسلہ وار مضمون

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی

طبرانی، ابونعیم اور ابن مندہ نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ زید بن خارجہؓ کی نعش مرنے کے گھر میں رکھی تھی، نعش پر ایک چادر پڑی تھی، آس پاس عورتیں بیٹھی رو رہی تھیں، یہ مغرب اور عشاء کے درمیان کا وقت تھا، اچانک زید بن خارجہؓ نے کہا کہ نوحہ مت کرو، چپ رہو، یہ سن کر ان کے منہ سے کپڑا اٹھایا گیا تو انہوں نے پھر کہا محمد رسول اللہ الامین وخاتم النبیین فی الکتاب الاول پھر زید نے کہا صَدَقَ صَدَقَ اس کے بعد زیدؓ نے ابوبکر الصدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی تعریف کی اور پھر یہ کلمہ کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ کلمہ کہتے ہی پھر جیسے لیٹے تھے، اسی طرح لیٹ گئے۔

آپؐ کی امت کے ایک شخص نے مرنے کے بعد آپؐ کی رسالت اور آپؐ کے خلفاءؓ کی خلافت کی گواہی دی، اس لیئے یہ بالواسطہ آپؐ ہی کا معجزہ ہے۔

تنبیہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے بہت سے بزرگوں سے مردوں کے زندہ کرنے کا واقعہ موجود ہے۔ امام یافعیؒ نے اپنی کتاب مرآۃ الیقظان میں حضرت غوث الثقلینؒ کی کرامات کی شہرت کے بعد ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بڑھیا کے بیٹے کو حضرت غوث الثقلینؒ سے بڑی محبت تھی، آپ کی محبت میں دنیا کا کاروبار سب چھوڑ دیا تھا۔

ایک دن بڑھیا نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے اپنے بیٹے کو آپ کی نظر کر دیا، اور اللہ کے لیئے میں نے اپنا حق معاف کر دیا۔ اب اس کو آپ باطنی علوم سکھایئے۔

چنانچہ وہ لڑکا اس خانقاہ میں رہنے لگا، اور ریاضت اور باطنی علوم میں مشغول ہو گیا، کبھی کبھی بڑھیا اپنے بیٹے کو دیکھنے وہاں آجایا کرتی تھی۔ ایک دن آئی تو دیکھا کہ اس کا بیٹا چنے چبا رہا ہے اور نہایت دُبلا لاغر ہو گیا ہے، پھر غوث الثقلینؒ کے پاس گئی تو دیکھا کہ آپؒ مرغی کا گوشت کھا رہے ہیں۔ بڑھیا نے عرض کیا کہ حضرت آپ مرغی کا گوشت کھاتے ہیں اور میرے بیٹے کو چنے کھلاتے ہیں۔ آپ نے یہ سن کر مرغی کی ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس خدا کے حکم سے اٹھو اور زندہ ہو جا، جس کے حکم سے گلی ہوئی ہڈیاں زندہ ہوں گی۔ چنانچہ مرغی زندہ ہو گئی اور بولنے لگی، اس پر آپ نے بڑھیا سے کہ جب تیرا بیٹا اس مرتبہ پر پہنچ جائے تو جی میں آئے وہ کھائے۔

عیسائیوں نے مردوں کو زندہ کرنے پر فخر کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو جلایا کرتے تھے۔ بلکہ اسی معجزہ کی بدولت نعوذ باللہ وہ حضرت عیسیٰؑ کو خدائی کا درجہ دیتے ہیں حالانکہ اس طرح کے واقعات و کرامات ہمارے پیغمبرؐ کی امت کے بزرگوں سے بھی ثابت ہیں اور جس پیغمبرؐ کے امتیوں سے اس قسم کی کرامات کا ظہور ہو، اس پیغمبرؐ کے مرتبہ کی بلندی کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے؟

گستاخوں کے سزا پانے سے متعلق پیش گوئیاں

مسلم نے سلمہ بن اکوعؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا، آپؐ نے نصیحت فرمائی کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ میں سیدھے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ حالانکہ اس کے سیدھے ہاتھ میں کوئی خرابی نہیں تھی، یہ بات اس نے بے باکی اور بے ہودگی سے کہی تھی۔

اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیدھے ہاتھ سے نہ کھا سکے گا، آپؐ کی بات کے اثر سے اس کا یہ حال ہوا کہ اس کا سیدھا ہاتھ بیکار ہو گیا، منہ تک اٹھانے سے نہیں اٹھ سکتا تھا۔

صحیحین میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم مضر پر بد دعا فرمائی کہ اے اللہ اس قوم پر ایسا قحط نازل فرما، جیسا یوسفؑ کے زمانہ میں پڑا تھا۔

آپؐ کی دعا کا اثر یہ ہوا کہ ان پر بڑا سخت قحط پڑا، قریب تھا کہ پوری قوم اور اس کے تمام مویشی تباہ ہو جائیں۔ پریشان ہو کر لوگ ہڈی اور خون کھانے پر مجبور ہو گئے، ناچار ابوسفیان یا کعب بن مرہ نے آنحضورؐ کی جناب میں آکر عرض کیا کہ آپؐ رشتہ داروں سے سلوک کرنے کی تعلیم دیتے ہیں، آپؐ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے، خدا سے دعا فرمایئے کہ بارش ہو جائے۔ آپؐ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ جلد ایسی نفع بخش بارش برسا کہ چراگاہ شاداب ہو جائے، چنانچہ ایک ہفتہ کے اندر ہی زور کی بارش ہو گئی۔

صحیحین میں ابن عباسؓ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فارس کے بادشاہ کسریٰ پرویز کے پاس اسلام کیطرف بلانے کا خط بھیجا، کسریٰ نے آپؐ کے خط کو پھاڑ ڈالا، آپؐ نے اس پر دعا فرمائی کہ اللہ اس کے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے، چنانچہ آپؐ کی بددعا کے اثر سے فارس کی حکومت مٹ گئی اور اس وقت سے

باقی صفحہ پر

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی بیٹی کو یادگار نصیحت

بنت مولانا بشیر احمد نقشبندی پاک کالونی کراچی

حضرت امیر خسرو حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے خاص مریدوں میں سے تھے۔ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی کتاب الاخیار میں لکھتے ہیں۔ کہ حضرت امیر خسرو سلطان الشعراء اور برہان العاشقین ہیں قوت ناطقہ آپ کے کمالات کے ادراک سے عاجز ہے اور زبان قلم ان کی تحریر سے قاصر۔ آپ کا شمار دنیا کے بہت بڑے عالموں میں ہے عالموں میں آپ کی ذات فیض الٰہی کی مظہر اور لا متناہی کمالات کی مصدر ہے قسم قسم کے مضامین اور معانی میں جس قدر دسترس انہیں حاصل تھی وہ شعرائے متقدمین اور متاخرین میں سے کسی کی قسمت نہیں ہوئی۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی رحلت کے بعد آپ کا دل دنیا سے اُچاٹ ہوگیا اور چھ ماہ بعد ۱۸ شوال ۷۲۵ھ کو دفور غم سے جاں بحق تسلیم ہو کر مرشد علیہ الرحمۃ کے پاس دہلی میں مدفون ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر خسرو کی تالیفات میں سے ایک کتاب مطلع الانوار منظوم ۶۹۸ھ (جواب مخزن اسرار مولانا نظامی گنجوی) ہے اس کا بیسواں باب میرے مضمون کا حامل ہے۔ بیٹی کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

تو میری چشم و چراغ اور میرے دل کا ثمر ہے اگرچہ تیرے بھائی تیری طرح ہی نیک اختر ہیں مگر میری نظر میں تجھ سے بہتر نہیں کیوں کہ باغباں کے لئے سرو و سوسن یکساں ہوتے ہیں اگر لڑکی نہ ہو تو بیٹا کس طرح پیدا ہو سیپ کے بغیر موتی کہاں سے دستیاب ہو۔ قسمت نے تجھے ہما (یا بارات) بخت بنایا ہے اور میں نے تیرا نام مستورہ (پردہ نشین) رکھا ہے۔ اُمید ہے کہ تو اسم بامسمّٰی ثابت ہوگی اور عمل سے اپنے نام کی صداقت کی مظہر بنے گی اس وقت تیری عمر سات سال ہے سترہ برس ہونے پر تجھے اپنے پر غور اور میری نصیحت پر عمل کرنا ہوگا۔ تاکہ میرا نام تجھ سے روشن ہو کر لوگ کہیں کہ خسرو کیا نیک مرد تھا۔ جس کی بیٹی ان اوصاف کی مالک ہے میں اس وقت مر بھی جاؤں تو خلقت یہ دیکھ کر کہے کہ خسرو مرا نہیں زندہ ہے کیونکہ اس کی بیٹی نے نام زندہ کر دیا ہے اس لڑکی پر جان فدا کر دینی چاہیئے۔ جس پر اس کے باپ کا نیک نام قائم رہے تجھے چاہئیے کہ تحفظ عصمت کے لئے تو اسی طرح پابند عمل رہے جس طرح دامن کوہ۔ جس کا وقار اسی لئے ہے کہ وہ اپنے مقام پر قائم ہے بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ عورت کو گھر میں خفتہ کی طرح ہے جس و حرکت رہنا ہی سود مند ہے۔ جو عورت باہر نکل کر پھرنے کی عادی ہو جائے وہ ہر وقت گھر میں خائف رہتی ہے۔ دیکھتے نہیں کہ قفس چور گوات کو مُردوں کے کفن چراتا ہے مگر دن کو بھی گھر میں ہر وقت خوف زدہ رہتا ہے کہ اب بھی کوئی نہ آ جائے۔

جو عورت باغوں میں سیر کرنے کی عادت ڈال لے اس کا گریبان کسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور دامن کسی کے۔ عورت

> **اس لڑکی پر جان فدا کر دینی چاہیئے جس پر اس کے باپ کا نیک نام قائم رہے**

کا اس طرح آزاد پھرنا بڑی خرابی کا باعث ہوتا ہے باہر پھر کر سرخ رنگ ہونے سے گھر میں رہ کر سپید رنگ (زرد) رہنا بہتر ہے۔ شوخ چشمی سے سپید چشم (اندھا) ہونا اچھا ہے۔ عورت اپنی آنکھوں میں سرمہ نہ لگائے جس سے وہ روسیاہ ہو جائے اور وہ گلگونہ (پاؤڈر، سرخی و سفیدہ مرکب) جو عورتیں چہرے پر ملتی ہیں اچھے سے آثار دے جو قصد بہتے لگا! ہے بے پردگی کی وجہ سے ہی آتی ہے۔

اگر عورت چاہتی ہے کہ کوئی اُسے طعنہ نہ دے تو وہ نامحرم سے پردہ رکھے۔ جس کھانے پر سرپوش نہ ہو وہ مکھیوں اور چونٹیوں سے کب بچ سکتا ہے۔ اگر دیگ کا منہ بند ہو کے نہ ہوگی تو نعمت کتے بلی سے کس طرح محفوظ رہ سکتی ہے اگر عورت حسن نمائی کر کے فاسقوں کے کانوں کو شیفتہ نہ کرے تو فرشتے

جائے۔ بلکہ کوشش کرے کہ وہ بے گفتگو سرخ رو ہو۔ اور نیک اعمالی سے سرخروئی حاصل کر کے صدق و صفا میں حمیرا (حمیرا کی تصغیر ہے جس کے معنی ہیں چھوٹی سی خوش رنگ عورت اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کا لقب گرامی ہے) کا خطاب حاصل کرے۔ آدمی کو اس گمان میں نہ رہنا چاہیئے کہ عورت پارسا ہے۔ عرق النسا کی بیماری بڑی تکلیف دہ ہے اسے فارسی میں رگِ زناں سے موسوم کیا گیا ہے۔ یعنی عورت کی رگ (دوسرا معنی۔ مارنے والی رگ ناقابل) اسی گو عورت سے لاحق ہونے والی تکلیف کا اندازہ کر لو۔ اے مرد تو عورت کی حالت تنگدستی میں نیک پاک ہونے کا خیال نہ کر بلکہ خوشحالی میں اس کے فاسقہ ہونے کا دھیان رکھ کیونکہ بھرے گھر میں چور آتا ہے ان شکر لبوں کے گرد بہت مکھیاں ہیں ان کو ضرور دور رکھنے کے لئے ہوشیار مگس ران درکار ہے۔

جوانی میں عورت برا کام کر بیٹھتی ہے مگر بڑھاپے میں سوچتی ہے کہ میں نے ایسا ملامت کا کام کیوں کیا۔ جو عورت کمزوری میں بُرے کاموں سے بچی رہے وہ اپنے دین کو بچا لیتی ہے اور جو لذت میں غرق ہو جاتے وہ خود بھی خراب ہوتی ہے اور اس کا خاندان بھی خراب ہوتا ہے جب کسی کا پاک بدن شراب سے آلودہ ہو جائے تو دور دور سے حریف پہنچ جاتے ہیں۔ خواہ گھر ہی میں بیٹھ کر دو دو جام چپکے۔ اس کی بو گلی میں پھیل جاتی ہے۔ شیطانوں سے شہر بھرا پڑا ہے۔ گھر کو قفل لگا کر چابی گم کر دینی چاہیئے تاکہ خطرہ فساد نہ رہے پردہ نشینوں کو جب کوئی دقت پیش آتی

جوانی میں عورت بُرا کام کر بیٹھتی ہے مگر بڑھاپے میں سوچتی ہے کہ میں نے ایسا ملامت کا کام کیوں کیا

اس پر قربان ہوں۔ اگر عورت کا روئے روشن نظرِ بیگانے سے پاک ہے تو اُسے بزرگ اپنے کلاہ کا بربنا لیں اور ڈاڑھی کا ایک تنکا فاجر و فاسق فقیہوں کی دو پگڑیوں سے بہتر ہے

عورتوں کے جلوہ گری اور زیب نمائی پر ہونا چاہیے کہ وہ مخلوقِ خدا کی شرم اور خدا کے خوف کے پردے میں رہیں اور سارے ان کی پاکیزگی کے مداح ہوں۔ اگر وہ چاہتی ہے کہ ان کی ہمزادیں (ہمجولیاں) ان کی ہنسی نہ اڑائیں تو وہ صرف بیگانوں سے بلکہ اپنوں سے بھی پردہ کریں وہ سورج کی طرح اپنی چمک قائم رکھیں اور ہر وقت حیا میں رہیں۔ جس نے نقاب الٹ دی گویا اس نے اپنی آبرو گنوا دی کثرتِ عصیاں کے سبب پردۂ عصمت بہت جلد فرسودہ ہو جاتا ہے۔ انسان بدکاری خواہ کتنی چھپا کر کرے آخر ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور بدکار مرد بدی کر کے اسے مشہور کرنا فخر کی بات سمجھتے ہیں اور ساتھ ہی عورتوں کی پردہ دری کے مرتکب ہوتے ہیں بُری عورتوں کی شکل ہی اُن کی تباہی کی شہادت دینے لگتی ہے۔ دیکھو جب ستار کو بغل میں دبا کر چھیڑتے ہیں تو اُس کے تار چغلی کرنے لگتے ہیں کہ وہ بغل میں دبائی گئی ہے اسی طرح دف کا حال ہے۔ وہ پردہ بند ہو کر بیٹھتی ہے۔ مگر اس کا پردہ ہی دف زن کی غمازی کرتا ہے۔ برائی خواہ دس پردوں میں کی جائے آخر آشکارا ہو جاتی ہے۔

وہ ہے جو نادار شوہر کے ساتھ قناعت اختیار کر کے گزارہ کرے اگر اس حال میں بھی وہ زیور کی تمنا کرے تو پیشانی کے پسینے سے زر اور مروارید (موتی) کے دھاگے سے (زیور) پیدا کرے عورت کی کنگھی اور شیشے کا خیال چھوڑ دے اور شوہر کے چہرے کو آئینہ تصور کرے۔ اگر عورت تنہا بسر کرتی تو کیا بہتر تھا مگر فطرت کے آگے مجبور ہے بہر حال اسے ایک شوہر پر قناعت کرنی چاہیے۔ ایک مادہ اور دس نر، کتیا اور سورنی (خنزیر کی مادہ) کا کام ہے انسان کا نہیں۔ اگر انسان آنکھ کو اس طرح رکھے کہ جس طرح موتی سیپ میں تو کبھی مصیبت کے تیر کا نشانہ نہ بنے۔ دیکھتے نہیں کہ دیدۂ بادام جب تک پردے میں رہتا ہے تو محفوظ ہے لیکن جب پردہ ٹوٹ جائے۔ تو ہر منہ میں آکر پس جاتا ہے۔ اسی طرح غنچہ جب تک بند ہے محفوظ ہے۔ ہوا اس کے گریبان میں نہیں گھس سکتی مگر جونہی اس میں سوئی کے ناکے کے برابر سوراخ ہوا۔ ہوا نے داخل ہو کر اسے چاک کر دیا۔

اُسے ایک مکان میں نہایت خوب رو، خوبصورت عورت دکھائی دی اس کا دل بیقرار ہو گیا اسکے حسن و جمال پر مفتون ہو گیا پہلے نامہ و پیام سے کام نکالنا چاہا۔ مگر اس عفیفہ نے اپنی پاکدامنی کی وجہ سے توجہ نہ دی آخر اس نے حکم دیا کہ اس سرکش عورت کو پکڑ لاؤ جب وہ محل میں آئی دلکشی اور ہوشربائی کے سارے سامان جمع کر کے کہ اس پاکیزہ عورت کو اس کام پر آمادہ کرے جس کی تعلیم بادشاہ کے نفس نے دی تھی۔ عیش و نشاط کے تمام سامان فراہم، نفسانی جذبات اپنے شباب پر اور بیا رکی مسلح فوج سامنے، تنہائی کا عالم، سارے دروازے اور کھڑکیاں بند، تمام خطروں اور کل اندیشوں سے بظاہر اطمینان، پھر جوانی قیامت کا روپ بھرے کھڑی، شبابی قوت و طاقت کا سمندر موجزن، جنسی میلان کا صبر آزما تلاطم ایسے وقت میں اپنے دیدۂ پرحسرت کو پُرآب کر کے کہا

اے صنم تیری آنکھوں نے میری نیند کھو دی ہے

عورت نے عرض کیا۔ میں ایک غریب بندی! آپ شہنشاہ عہد، "تاجوراں را گدایاں چہ کار" یعنی بادشاہوں کو فقیروں سے کیا کام۔ بادشاہ نے جواب دیا تو حسن کی شہزادی ہے اور میں گدائے درِ حسن (یعنی حسن کے دروازے کا فقیر) خدارا سوئے مشتاق نگاہے (خدا کے لیے مشتاق کی طرف ایک نظر دیکھئے)

جس کھانے پر سرپوش نہ ہو وہ مکھیوں اور چیونٹیوں سے کب بچ سکتا ہے، اگر دیگ کا منہ بند کر کے نہ سوئیں تو نعمت کتے بلی سے کس طرح محفوظ رہ سکتی ہے

عورت کو شوہر کے سوا کسی کے سامنے نمائشِ حسن نہیں کرنا چاہیے خواہ وہ نابیناؤں ہی کیوں نہ ہو اسی طرح بھائی کے سامنے خلوت میں نہیں بیٹھنا چاہیے۔ اس کے سامنے سورج اور چاند بھی آجائے تو اس سے منہ موڑ لے۔ کیونکہ سایہ بھی نامحرم ہوتا ہے۔ عورت کو اپنے شوہر اور کنیزوں کے سوا کسی سے بات نہیں کرنا چاہیے۔ تاکہ ناسقوں کے فتنے میں گرفتار نہ ہو مرد کے لئے بدخوئی عیب ہے۔ اگر بدخو عورت خاوند کے پلے پڑ جائے تو اس کے لئے گھر دوزخ بن جاتا ہے۔ نیک عورت

بڑھی عورت کا سرمے سے آنکھ سیاہ کرنا کاگے کی طرح زاغ (کوا) اچشم ہوتا ہے۔ جس کی آنکھیں مرنے پر کالی ہو جاتی ہیں یعنی ایسا کرنا اس کے لئے موت ہے مہر حیبر بانی سے پاک ہو جاتی ہیں مگر بدکار عورت کو خاک ہی پاک کر سکتی ہے (یعنی موت) پھر جب خود چل کر بھیڑئے کے پاس آ جائے تو بھلا کر کیا کرے۔ جس عورت کو خدا نے ادب کی نعمت بخشی ہو وہ جان دے دے گی۔ مگر برائی کے قریب نہیں جائے گی۔

ایک بادشاہ نے اپنے اونچے محل سے نظر دوڑائی تو

آسمان دیکھ رہا تھا۔ زمین دیکھ رہی تھی۔ ملائکہ دیکھ رہے تھے کہ اس خاتون کا دامن عفت کدھر جاتا ہے برائی کی طرف بلانے میں شیطانی قوت نے کوشش کا کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا تھا مگر اللہ کی بندی سب کچھ دیکھتی ہے اور جانتی تو جو کچھ بادشاہ چاہتا تھا کر گزرتی لیکن عورت نے کہا بادشاہ سلامت! ذرا صبر کیجئے۔ میں دوسرے کمرے میں آراستہ ہو کر حاضر ہوتی ہوں۔ غرض یہ کہ وہ دوسرے کمرے میں گئی اور

اپنی دونوں آنکھیں نکال کر ایک طشت میں رکھیں اور شاہی ملازم کے ہاتھ خدمت میں ارسال کر کے کہلا بھیجا کہ جس چیز کی آپ کو بڑی چاہ تھی، وہ پیش حضور ہے ایک کمزور ارادے والی ذات کو اپنی ہوسناکیوں کا تختۂ مشق آتا ہے تو نے یہ جرأت کیسے کی؟ رب کا احسان بھول گیا۔ اور اس کی دی ہوئی قوت کو اس کے ہی حکم کے خلاف استعمال کرنا چاہتا ہے اسی کا نام تو شیطنت ہے۔ شیطان کا قصور بھی اس کے سوا کیا ہے۔ توانائیوں کا جو ذخیرہ تجھے خالق کائنات کی طرف سے ملا ہے بجائے مرضی حق کے ان کو اس کی مرضی کے خلاف استعمال کرتا ہے۔ بادشاہ آنکھوں کو دیکھ کر بڑا شرمندہ ہوا اور اس پاک دامن خاتون کو بصد معذرت و عطائے انعام عزت و احترام کے ساتھ گھر پہنچا دیا۔ یہ تمام مضمون بیان کر کے حضرت امیر خسروؒ پھر اپنی بیٹی سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں

اے کہ توئی دیدہ خسرو بنور
باش بریں گونہ بہ عصمت صبور

یعنی اے میری نور نظر تمہیں بھی اسی طرح باعصمت رہنا ہوگا۔ خاتون نے جس جوشی، جس عزم اور استقلال سے جرأت ایمانی کا مظاہرہ کیا ہے اس کی نظیر مشکل سے مل سکے گی۔ خاتون کو تقویٰ نے اپنے کنار عاطفت میں جگہ دی۔ یہی وہ چیز ہے جو ایک مردہ صنف نازک کے قالب میں جان ڈال سکتی ہے۔

مسلمان عورتیں زمانہ کے نئے حالات سے بدل رہی ہیں ان کے سامنے سعادت مند خاتون کا کوئی اسوہ موجود نہیں اس لئے ان کا راستے بھٹک جانا از عقل نہیں۔ لیکن اگر میری مائیں اور بہنیں حضرت امیر خسرو کی اس نصیحت کو اپنی زندگی کا نمونہ بنائیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ دینداری خدا ترسی، پاکیزگی دنیا و آخرت کی نیکیوں کو اپنے آنچل میں کیسے سمیٹ سکتی ہیں یہی وہ چیز ہے جو صنف نازک عظیم الشان گلستان کیلئے چمن آرا ہو سکتی ہے۔ جب اس کے باغ تدن میں بہار آئیگی تو ایک نیا رنگ و بو پیدا ہوگا۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ
کے چند عبرت آموز واقعات

مولانا احمد علی ـــــ لیسٹر، برطانیہ

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی طفولیت کا زمانہ نہایت ہی سخت نگرانی میں گزرا آپ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلویؒ بچپن ہی سے آپ کی تربیت فرماتے رہے اس سلسلہ میں حضرت کا ایک واقعہ پڑھنے کے قابل ہے حضرت اپنی خود نوشت آپ بیتی میں تحریر فرماتے ہیں:

"میری عمر تین چار سال کی تھی، اچھی طرح سے چلنا بھی بے تکلف نہیں سیکھا تھا سارا منظر خوب یاد ہے اور ایسی باتیں او قع فی الذہن ہوا کرتی ہیں میری والدہ نور اللہ مرقدہا کو مجھ سے عشق تھا، ماؤں کو محبت تو ہوا کرتی ہے مگر جتنی محبت ان کو حق اللہ ان کو بہت بلند درجے عطا فرمائے میں نے ماؤں میں بہت کم دیکھا اس وقت انہوں نے میرے لیے ایک بہت خوبصورت تکیہ چھوٹا سا بنایا تھا ایک بالشت میری موجودہ بالشت سے چوڑا اور ڈیڑھ بالشت لمبا، اس کی ہیئت بھی کبھی نہیں بھولوں گا، اس کے اوپر گوٹہ ٹھپہ گوکھرو، کرن، بنت وغیرہ سب ہی کچھ جڑا ہوا تھا نیچے لال قند کا غلاف اور اس پر سفید جالی کا جھالر بہت ہی خوشنما۔ وہ مجھے اتنا محبوب تھا کہ بجائے سر کے وہ میرے لیٹنے کے اوپر رہا کرتا تھا کبھی اس کو پیار کرتا کبھی سینہ سے چمٹایا کرتا۔ والد صاحب نے آواز دے کر فرمایا کہ زکریا مجھے تکیہ دے دے۔ مجھ میں پوری محبت نے جوش مارا اور اپنے نزدیک انتہائی ایثار اور گویا دل پیش کر دینے کی نیت سے میں نے کہا کہ "میں اپنا تکیہ لے آؤں" فرمایا کہ "لے آئیں" انتہائی ذوق شوق میں کہ ابا جان اس نیاز مندی اور سعادت مندی پر بہت خوش ہوں گے دوڑا ہو گیا انہوں نے بائیں ہاتھ سے میرے دونوں بازو پکڑ کر اور داہنے ہاتھ سے منہ پر ایسا زور کا تھپڑ رسید کیا کہ آج تک تو اس کی لذت بھولا نہیں اور مرتے وقت تک امید نہیں کہ بھولوں گا اور یوں فرمایا کہ "ابھی سے باپ کے مال پر لول کہتا ہے کہ اپنا لاؤں کچھ کما کر ہی کہنا کہ اپنا لاؤں" اللہ کا فضل و کرم ہے اور محض اس کا ہی لطف و احسان ہے کہ اس کے بعد سے جب بھی یہ واقعہ یاد آتا ہے تو دل میں یہ مضمون پختہ ہوتا چلا جاتا ہے کہ اپنا اس دنیا میں کوئی مال نہیں اور اللہ کا شکر ہے کہ دن بدن یہ مضمون پختہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔"

آپ بیتی ج ۱ ص ۱۲

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کا اسی سلسلہ کا ایک نہایت دلچسپ واقعہ ملاحظہ فرمائیں، حضرت تحریر فرماتے ہیں۔

"رمضان ۲۸ھ میں جبکہ میری عمر تیرہ سال کی تھی اور سہارنپور آنے کے بعد پہلی عید تھی، کاندھلہ اس سے پہلے شاید تین چار سال کی عمر میں ایک عید کی تھی، اس کی چہل پہل عیدگاہ میں بچوں کے ساتھ جانا اور عیدگاہ کے منظر خوب یاد تھے۔ ۱۵ر رمضان کے آس پاس والد صاحب نے از راہ شفقت مراحم خسروانہ فرمایا کہ تیرا کاندھلہ عید کرنے کو جی چاہیے۔ میں نے بڑے زور سے کہا کہ "جی"، فرمایا کہ اچھی بات ہے ۲۹ کو بھیج دوں گا خوب یاد ہے کہ یہ پندرہ دن خوشی کے اندر ہر دن روز عید تھا اور ہر رات شب قدر کبھی خوشی میں اچھل بھی پڑتا تھا اور ایک ایک دن بڑی مشکل سے گزارتا تھا۔ اور جب ۲۹ر کی رات آئی تو کیا پوچھنا سوچتا تھا کہ اب کس کے ساتھ جانا طے ہوگا۔ ۲۹ر کی صبح کو میں نے قرآن کا

چوں گوش روزہ دار برآ، اکبر است

اس آواز کا منتظر تھا کہ یہ فرمائیں کہ "جا فلاں کے ساتھ چلا جا" انہوں نے دس گیارہ بجے کے قریب نہایت رعب دار منہ بنا کر فرمایا کہ "بس کیا کرے گا جاکر" آواز سے تو ہم رو ہی نہیں سکتے تھے، آنسوؤں پر قابو ہی نہیں تھا بے اختیار نکل پڑے اور حجرہ میں جاکر پھر جو ہچکیوں کے ساتھ رونا شروع کیا اللہ بہت ہی معاف فرمائے جو منہ میں آیا سب کچھ کہہ دیا۔ بھلا اس جھوٹے وعدے کی کیا ضرورت تھی بزرگ ہو کر بھی مکاری کرتے ہیں، ہم نے کونسی درخواست یا منت کی تھی آپ نے خود ہی تو وعدہ کیا تھا، اور وہ دن اور دوسرے دن عید کا میرے لیے محرم تھا، اور وہ میری لال آنکھوں اور آنسوؤں کو خوب دیکھ رہے تھے، مگر ایک لفظ نہیں کہہ کر دیا۔ عید سے دوسرے دن یوں فرمایا کہ "میرا جی تو چاہیے تھا تیرے بھیجنے کو اور میرا ارادہ بھی تھا مگر جتنی خوشی تو نے جانے کی کی وہ مجھے اچھی نہیں لگی، اس وقت تو بھلا آپ جانیں کیا سمجھ میں آتی ہے مگر اب واقعی سمجھ میں آگئی کہ لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم کی داغ بیل پڑ گئی" (آپ بیتی نمبر ۲ صفحہ ۲)

حضرت کا ماہ مبارک میں روزانہ ایک قرآن پڑھنے کا بیالیس سالہ معمول

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو خدا نے جس طرح احادیث رسول سے وارفتگی کی نعمت عطا فرمائی تھی اسی طرح قرآن شریف کی محبت سے بھی نوازا تھا چنانچہ حضرت کا رمضان میں کئی عرصہ سے روزانہ پورے قرآن پڑھنے کا معمول تھا۔ تلاوت کی ترتیب حضرت خود تحریر فرماتے ہیں۔

"۳۸ھ سے ماہ مبارک میں ایک قرآن روزانہ پڑھنے کا معمول شروع ہوا تھا جو تقریباً ۸۰ھ تک رہا ہوگا بلکہ اس کے بھی بعد تک۔ ابتدائی معمول یہ تھا کہ سوا پارہ جس کو عموماً حکیم اسحاق صاحب کی مسجد میں سنانے کی نوبت آتی تھی یا میرے حضرت نور اللہ مرقدہ قدس سرہ (مولانا خلیل احمد سہارنپوری) کے گھر میں اس کو تراویح کے بعد شب میں قرآن پاک دیکھ کر اور اکثر ترجمہ کے ساتھ سحر تک چار پانچ دفعہ پڑھتا تھا گرمیوں کی شب میں کچھ کم سردیوں میں کچھ زائد اس کے بعد تہجد میں اس کو دو مرتبہ اس کے بعد سحر کھانے کے بعد سے لیکر صبح کی نماز تک اور نماز کے بعد سونے تک ایک دفعہ۔ اور پھر صبح کو سونے کے بعد اٹھ کر جو عموماً دس بجے ہوا کرتا تھا چاشت کی نماز میں سردیوں میں ایک مرتبہ گرمیوں میں دو دفعہ اس کے بعد ظہر کی اذان سے ۱۵ منٹ پہلے تک ایک یا دو مرتبہ دیکھ کر۔ پھر ظہر کی سنتوں میں ابتداءً دو مرتبہ اول کی سنتوں میں ایک دفعہ اور آخر کی سنتوں میں دوسری دفعہ اور بعد میں ہر دو سنتوں میں ایک ہی مرتبہ رہ گیا۔ ظہر کے بعد دو دوستوں میں سے کسی کو ایک مرتبہ سنانا اور پھر عصر تک موسم کے اختلاف کی وجہ سے ایک یا دو دفعہ پڑھنا۔ عصر کے بعد کسی دوسرے اونچے آدمی کو سنانا ابتداً حضرت کی حیات تک حافظ محمد حسین صاحب کا اجراڑوی کو اس کے بعد دو تین سال تک مولوی اکبر علی صاحب مدرس مظاہر العلوم کو اس کے بعد بہت عرصہ تک مفتی محمد یحییٰ کو اور ان ہی کے ساتھ ان کے دونوں بھائی حکیم الیاس مولوی عاقل بھی شریک ہونے لگے۔ مغرب کے بعد نفلوں میں میں ایک دفعہ پڑھنا اور نفلوں میں کے بعد تراویح تک ایک دفعہ پڑھنا۔ تراویح کے بعد یہ پارہ ختم ہو جاتا تھا اور اگلے کا نمبر شروع ہو جاتا تھا۔ ۲۴ گھنٹہ میں اس کی تشکیل ضروری تھی کہ ۳۰ پارے پورے ہو جائیں" آپ بیتی نمبر ۲ صفحہ ۳۵

اولئک آبائی فجئنی بمثلھم، اذا جمعتنا یا جریر المجامع

باوضو حدیث پڑھنے کا اہتمام

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کو عشق رسول کی نسبت سے احادیث رسول سے جو محبت اور وارفتگی ہوگئی تھی اس کی نظیر بہت کم ملتی ہے چنانچہ اسی وجہ سے اپنے تعلیم حدیث کے زمانہ میں اس بات کا اہتمام فرمایا کہ کوئی حدیث بھی بلا وضو نہ پڑھی جائے اس سلسلہ میں ایک دلچسپ واقعہ قابل ذکر ہے جسے خود حضرت کے الفاظ میں نقل کیا جاتا ہے:۔

"میرا اور میرے مرحوم شریک سبق احمد حسن بہاریؒ"

باقی صفحہ پر

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

امیر اختر بھنگ صدر

امیر اختر بھنگ صدر

سیدہ کا دین میں رتبہ بڑا ذی شان ہے
سیدہ کی منقبت لکھنا میرا ایمان ہے
سیدہ کی دل سے عزت جو بشر کرتا نہیں
اپنا دامن نیکیوں سے وہ کبھی بھرتا نہیں
زینت باغِ نبوت دین کی عظمت بھی ہے
اس کے پاؤں کے تلے اے مومنوں جنت بھی ہے
سیدہ کے گھر کا آنگن نور سے روشن ہوا
سیدہ کا پاک حجرہ رحمتوں سے بھر گیا
سیدہ کی پاک سیرت کا جو منکر ہو گیا
عمر بھر وہ کفر کی تاریکیوں میں کھو گیا
جو بھی اس کو ماں نہ سمجھے وہ بڑا عیار ہے
تنگ دل جلاد ہے مردود ہے مکار ہے
سیدہؓ سے بغض جو رکھتا ہے وہ شیطان ہے
سیدہ تو رحق ہے دین کی پہچان ہے
بدکلامی کرنے والوں کی زبانیں کھینچ لو
سامنے آجائیں تو اپنی کمانیں کھینچ لو
جلتے ہیں جو اپنی ماں سے ان کی آنکھیں پھوڑ دو
آگے بڑھ کر باغیوں کی گردنوں کو توڑ دو
ملک میں قانون اک ایسا بنانا چاہیئے
جو بھی ہو گستاخ سولی پر چڑھانا چاہیئے

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی استقامت

اسحاق ۔ ماڑی شاہ ولی مانسہرہ

اموی حکومت کے آخری دور اقتدار میں مروان تک جب حکومت پہنچی تو عراق میں اس کی حکومت کے خلاف ایک جال بچھ چکا تھا مروان نے یزید بن ہبیرہ کو عراق کا گورنر مقرر کیا یہ انتہائی لائق و فائق شخص تھا اس نے اندازہ لگایا کہ حکومت کو مضبوط کرنے کے لیے علماء کرام کی شمولیت حکومت میں بہت ضروری ہے اس سلسلہ میں اس نے عراق کے تمام علماء اور اکابر کو طلب کیا اور ملک کی اہم مسندیں وزارتیں ان کے سپرد کر دیں امام ابوحنیفہؒ کو وزارت خزانہ کی پیش کش کی گئی آپ حکومت کی چالوں اور استبدادی ہتھکنڈوں سے بخوبی واقف تھے اور جانتے تھے کہ آپ نے یہ عہدہ قبول کر لیا تو ان کو شطرنج کے مہرے سے زیادہ اہمیت حاصل نہ ہوگی اور نہ وہ حکران حفظ کو من مانی کرنے کی اجازت دیں گے لہذا آپ نے انکار کر دیا حالانکہ آپ کو اس حق گوئی کی سزا کا بخوبی علم تھا ایک دن بر سر دربار گورنر یزید بن ہبیرہ نے آپ کو کہا کہ آپ کو یہ عہدہ قبول کرنا پڑے گا میں یہ عہدہ ہرگز قبول نہ کروں گا امام ابوحنیفہؒ نے استقامت سے جواب دیا دوبارہ میں کہتا ہوں کہ آپ یہ عہدہ قبول کر لیں ورنہ یزید نے تخت پر کرب سے پہلو بدلتے ہوئے کہا ورنہ کیا کرو گے تو مجھے میرے فیصلہ سے بدل نہیں سکتا۔ امام نے انتہائی سادگی سے جواب دیا گورنر کے لیے یہ جواب ناقابل برداشت تھا اس نے حکم دیا کہ امام صاحب کو فوری گرفتار کر لیا جائے اور ہر روز دس کوڑے لگائے جائیں تاوقتیکہ آپ عہدہ قبول کر لیں امام اعظمؒ روز دس کوڑے کھاتے اور عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیتے آخر کار گورنر عراق کو امام صاحب کو رہا کرنا پڑا اور آپ ناساز حالات دیکھ کر کوفے سے مکہ معظمہ تشریف لے گئے

اموی حکومت کا خاتمہ ہوا ۱۳۲ھ میں آل عباس کو حکومت مل گئی آپ یہ سوچ کر مکہ سے پھر کوفہ تشریف لے آئے کہ آخری وقت سکون سے گزر جائے گا مگر کوفہ آتے ہی حکومت کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکے پہلے عباسی حکمران السفاح نے پھر آپ کو حکومت میں شامل ہونے کی پیش کش کی مگر آپ نے پھر پہلے کی طرح سرکاری مولوی بننے سے انکار کر دیا عباسی دور کے دوسرے حکمران خلیفہ المنصور نے تخت پر بیٹھتے ہی آپ کی غیر معمولی ہر دل عزیزی اور شخصیت سے فائدہ اٹھانے کی ٹھان لی۔ ایک دن خلیفہ نے آپ کو دربار میں طلب کیا اور خواہش ظاہر کی کہ آپ کو قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا عہدہ عطا کیا جائے امام ابوحنیفہ کسی صورت پر عہدہ قبول کرنے کو تیار نہ تھے کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ خلیفہ وقت کی چھتری کے نیچے وہ لوگ آزاد فیصلہ نہ کر سکیں گے لہذا آپ نے انتہائی اس سے معذرت کی فرمایا اے منصور میں اپنے آپ کو اس عہدے کا اہل نہیں سمجھتا اس وجہ سے قبول نہیں کرتا تم جھوٹ بولتے ہو خلیفہ منصور کے منہ سے اچانک نکل گیا تم غلط کہتے ہو تمام ملک میں تمہارے مقابلے کا کوئی عالم ہے نہ فقیہ تم خود کو پھر کیسے اس عہدے کا اہل نہیں سمجھتے منصور عقل سے کام لو امام اعظم نے انتہائی تحمل سے جواب دیا اور کہا کہ جب تم خود سمجھتے ہو کہ میں جھوٹا ہوں اور غلط بات کہتا ہوں تو تم ایک جھوٹے اور غلط بات کہنے والے شخص کو اس قدر اہم عہدے پر فائز کرنے پر اصرار کرتے ہو خلیفہ منصور اس منطق کے آگے لاجواب ہو گیا مگر طیش میں امام اعظمؒ کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا یہاں بھی امام صاحبؒ نے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا آپ روزانہ کوڑے کھاتے مگر اپنی بات پر قائم رہتے بارہ سال کی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں حتیٰ کہ ایک دن آپ کو حق گوئی کے پاداش میں زہر پلا کر ہلاک کر دیا گیا

تاریخ اسلام کا ایک ورق محمد اسحاق جانی ماڑی شاہ ولی مانسہرہ۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکنیت سازی کی مہم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی انتخاب قریب آ رہے ہیں۔ دستور کے مطابق جدید ممبری کی جائیگی اور ربوہ کانفرنس کے موقع پر اکتوبر میں مرکزی انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس مورخہ ۱۰ شوال کو مرکزی دفتر ملتان میں منعقد ہوا جس کی صدارت مناظر اسلام علامہ عبدالرحیم اشعر مجاہد ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کی۔ اجلاس میں ضلع بہاولپور ملتان کے لئے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو ناظم انتخاب بنایا گیا موصوف نے احباب جماعت سے اپیل کی ہے کہ اپنے اپنے علاقے میں ممبر سازی کی جائے اور دستور کے مطابق انتخابات اور مجلس عمومی کے ارکان کا چناؤ عمل میں لایا جائے ضلع بہاولپور اور ملتان کے علاقوں میں مندرجہ ذیل حضرات کنوینر و مقامی کنوینر ہوں گے۔ جو ممبر سازی کرنے کے بعد انتخابات کرائیں گے۔

بہاولپور: حاجی سیف الرحمٰن، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی۔ احمد پور شرقیہ: مولانا غلام احمد، نثیر محمد قریشی قاری عبدالقدیر۔ حاصل پور: مولانا محمد ادریس۔ قائم پور: مولانا عبدالغنی، ڈاکٹر الیاس احمد۔ خیرپور ٹامیوالی: مولانا قاری نیاز احمد، مولانا غلام یسین۔ ڈیرہ بکھا: مولانا محمد رفیق۔ خانقاہ شریف مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹ۔ شمر شہ: حافظ شبیر محمد صدیق۔ نور پور نورنگا: مولانا رشید احمد نوری۔ اُچ شریف: حاجی محمد عباس۔ لودھران: نور محمد مجاہد، خواجہ عبدالحمید جٹ۔ کروڑ پکا: حافظ عبدالرشید، مفتی ظفر اقبال۔ دھنوٹ:

باقی ص ۲۲ پر

علمائے دین سے محبّت وعقیدت

دینِ اسلام کا حصّہ ہے

علمائے دین سے اس دین کی جلاء لگا ہے قرب قیامت میں دین کے دنیا سے اُٹھنے کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ صاحب دین حضرات پے در پے اس دنیا سے اُٹھتے چلے جائیں گے اور لوگ جہلا کو اپنا پیشوا اور امام تسلیم کرلیں گے کسی قوم کا اس سے بڑھ کر شقاوت اور بدبختی نہیں ہو گی کہ وہ اپنے مذہبی پیشواؤں سے بدظن ہو جائے اُن سے عداوت و دشمنی اختیار کرے اور اُن کے علمی استفادے سے محروم ہے۔

آج کے اس پُر فتن اور بے ادبی کے دور میں اُمت جو رویہ علمائے دین کے ساتھ ہے۔ وہ نہایت افسوسناک ہے اس وقت علمائے حق کی تمیز ہی نہیں ہے یا تو اندھی تقلید ہو رہی ہے یا پھر صاحب علم حضرات سے لبغض فی سبیل اللہ کا رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔

ہم قرآن وسنت کی روشنی میں علمائے حق کا مقام روشناس کرانے کی کوشش کریں گے۔ قال اللہ تعالیٰ قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون آپ کہہ دیں کیا علم والے اور جہل والے کہیں برابر ہوتے ہیں۔ (سورۃ الزمر)

"یرفع اللہ الذین امنو منکم والذین اوتوا العلم درجات" اللہ تعالیٰ نے تم میں ایمان والوں کے اور ایمان والوں میں سے اُن لوگوں کے جن کو علم دین عطا ہوا ہے درجے بلند فرماتا ہے (مجادلہ)

اور ایک مقام پر سورۃ فاطر میں فرمایا انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ اللہ تعالیٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت کا علم رکھتے ہیں۔

اس آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جن کو اللہ تعالیٰ کی خشیت حاصل ہے اس میں خاص اولیاء کا ذکر ہے۔ لفظ انما عربی میں حصر بیان کرنے کے لئے آتا ہے اس لئے اس جملے کے معنی بظاہر یہ ہیں کہ صرف علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔ ابن عطیہ وغیرہ آئمہ تفسیر نے فرمایا کہ صرف انما جیسے حصر کے لئے آتا ہے ایسے ہی کسی کی خصوصیت کے بیان کرنے کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے اور یہاں یہی مراد ہے کہ خشیۃ اللہ علما کا وصف خاص اور لازم ہے یہ ضروری نہیں کہ غیر عالم میں خشیت نہ ہو (تفسیر معارف القرآن بحوالہ المحیط البحیان)

اور آیت میں لفظ علماء سے مراد وہ لوگ ہیں جو لوگ اللہ جل شانہٗ کی ذات وصفات کا علم رکھتے ہیں اور مخلوقات عالم میں اس کے تصرفات اور احسانات پر نظر رکھتے ہیں۔ صرف عربی زبان یا اس کے صرف ونحو اور فنون بلاغت جاننے والوں کو قرآن کی اصطلاح میں عالم نہیں کہتے جب تک اس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت مذکورہ طریقہ پر حاصل نہ ہو۔

حضرت حسن بصری نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ عالم وہ شخص ہے جو خلوت اور جلوت میں اللہ سے ڈرے اور جس چیز کی اللہ تعالیٰ نے ترغیب دی ہے۔ وہ اس کو مرغوب اور جو چیز اللہ کے نزدیک مبغوض ہے۔ اس سے اس کو نفرت ہو حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول ہے۔

لیس العلم بکثرۃ الحدیث ولکن العلم عن کثرۃ الخشیۃ یعنی بہت سی احادیث یاد کرلینا یا بہت سی باتیں یاد کرلینا کوئی علم نہیں بلکہ علم وہ ہے جس کے ساتھ اللہ کا خوف ہو۔

حضرت ربیع بن انس کا قول ہے

من لم یخش فلیس لعالم یعنی جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ عالم نہیں ہے۔

حضرت مجاہد کا قول ہے۔

انما العلم من خشی اللہ عالم صرف وہ ہی ہے جو اللہ ڈرے۔ اور حضرت علی المرتضیٰؓ نے فقیہ کی طرف اس طرح فرمائی ہے۔ ان الفقیہ حق الفقیہ من لم یقنط الناس من رحمۃ اللہ ولم یرخص لھم فی معاصی اللہ تعالیٰ ولم یومنھم من عذاب اللہ تعالیٰ ولم یدع القرآن رغبۃ عنہ آل غیرہ انہ لا خیر فی عبادۃ لا علم فیھا ولا علم لا فقہ فیہ ولا قراءۃ لا تدبر فیہ (قرطبی) ترجمہ: فقیہ مکمل وہ ہے جو لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس بھی نہ کرے اور نا ہی گناہوں کی رخصت بھی نہ دے اور ان کو اللہ کے عذاب سے مطمئن بھی نہ کرے اور قرآن کو چھوڑ کر کسی دوسری چیز کی طرف رغبت نہ کرے (اور فرمایا) اس عبادت میں کوئی خیر نہیں۔ جو فقہ یعنی بے سمجھ بوجھ کے ہو اور اس قرأت میں کوئی خیر نہیں جو بغیر تدبیر کے ہو۔

مذکورہ تصریحات سے یہ شبہ بھی جاتا رہا کہ بہت سے علما کو دیکھا جاتا ہے کہ ان میں خدا کا خوف اور خشیت نہیں کیونکہ تصریحات بالا سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عربی جاننے والے کا نام عالم نہیں جس میں خشیت نہ ہو وہ قرآن کی اصطلاح میں عالم ہی نہیں البتہ خشیت صرف اعتقادی اور عقلی ہوتی ہے اور جس کی وجہ سے آدمی بہ تکلف احکام شرعیہ کا پابند ہوتا ہے اور کبھی یہ خشیت حال اور ملکہ راسخہ کے درجہ میں ہو جاتی ہے۔ جس میں اتباع شریعت ایک تقاضائے طبیعت بن جاتا ہے۔ خشیت کا پہلا درجہ معمور بہ عالم کے لئے ضروری ہے دوسرا درجہ افضل و اعلیٰ ہے ضروری نہیں۔ (از بیان القرآن)

اور سورۃ فاطر کی ایک آیت میں فرمان باری تعالیٰ ہے

ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا۔ ترجمہ پھر ہم نے وارث کئے کتاب کے وہ لوگ

جن کو چن لیا ہم نے اپنے بندوں میں سے۔ اس آیت میں حق تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ہم نے اپنی کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جو ہمارے بندوں میں منتخب اور برگزیدہ ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کتاب اللہ اور علوم نبوت کے بلاواسطہ وارث حضرات علماء ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں بھی ارشاد ہے العلماء ورثة الانبیاء حاصل ان کا یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن و سنت کے علوم کا مشغلہ اخلاص کے ساتھ نصیب فرمایا یہ اس کی علامت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اولیاء ہیں۔ جیسا کہ حضرت ثعلبہ بن الحکمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز علمائے امت سے خطاب فرما کر کہیں گے۔ کہ میں نے تمہارے سینوں میں اپنا علم و حکمت صرف اسی لئے رکھا تھا۔ کہ میرا ارادہ یہ تھا کہ تمہاری مغفرت کر دوں۔ عمل تمہارے کیسے بھی ہوں (یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ جس شخص میں شخصیت اور خوف خدا نہیں۔ وہ علماء کی فہرست ہی سے خارج ہے اس لئے یہ خطاب انہی لوگوں کو ہوگا۔ جو خشیۃ اللہ میں رنگے ہوتے ہیں۔ ان سے یہ ممکن ہی نہیں ہوگا کہ بے فکری سے گناہوں میں ملوث رہیں۔ ہاں طبیعت بشریہ کے تقاضوں سے کبھی کبھی لغزش اُن سے بھی ہوتی ہے۔ اسی کو حدیث میں فرمایا کہ عمل تمہارے کیسے بھی ہوں تمہاری مغفرت مقدر ہے)

اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ محشر میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جمع فرمائیں گے۔ پھر ان میں سے علمائے کرام کو ایک ممتاز مقام پر جمع کر کے فرمائیں گے،

میں نے اپنا علم تمہارے قلب میں اسی لئے رکھا تھا کہ میں تم سے واقف تھا کہ تم اس امانت علم کا حق ادا کرو گے۔ میں نے اپنا علم تمہارے سینے میں اس لئے نہیں رکھا تھا کہ تمہیں عذاب دوں جاؤ میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔ (مظہری)

نیز علمائے امت نبی کریم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہیں۔ سیرۃ مصطفےٰ حصہ چہارم صفحہ ۵۳۶ پر زرقانی شرح مواہب ص ۲۹۳ جلد ۵ خصائص امت محمدی کے حوالے سے لکھا ہے۔

معجزہ معجزات کے اس امت کے علاوہ صحابہ آپ کی نبوت و رسالت کا معجزہ ہیں کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے آپ کی امت کو خیر الامم بنایا اور انبیاء کرام کا وارث بنایا اور ایسا بے مثل حافظہ اور بے نظیر علم و فہم عطا کیا کہ اولین و آخرین میں اس کی نظیر نہیں۔

حضرات محدثین کو قوت حافظہ میں کراماً کاتبین کا نمونہ بنایا اور حضرات فقہاء کو قوت اجتہاد اور استنباط علماء کی اور فہم و ادراک و نکتہ سنجی و دقیقہ رسی میں ملائکہ مقربین کا نمونہ بنایا اور اولیاء و عارفین کو لیلۃ عشق و محبت کی دولت سے نوازا اور عرش عظیم اور بیت المعمور کا لیل و نہار طواف کرنے والے فرشتے کا نمونہ بنایا۔ کسی امت میں علمائے اسلام جیسا علم و فہم تحقیق و تدقیق کا نام و نشان نہ ملے گا۔ اور ان کی بے مثال اور بلند پایہ تصانیف کی کوئی نظیر نظر آئے گی۔ ترمذی میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے کہ میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ مسلمان پر اور پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور باشندگان آسمان و زمین یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور حتیٰ کہ مچھلی نیک علم سکھلانے والے لوگوں کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں

دشمنان اسلام نے دین اسلام سے دشمنی کی وجہ سے علماء حق کو بدنام اور معاشرے میں ان کا مقام گرانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی قرآن و حدیث کا نورانی علم جو سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا چلا آ رہا ہے جس کے حصول کا طریقہ بھی حدیث جبرائیل میں بتا دیا گیا ہے۔ کہ دو زانوں ہو کر ادب سے سیکھا جائے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جس نے قرآن حکیم کو سلف کے طریقہ سے ہٹ کر مغربی طرز کی تعلیم کے راستے سے سیکھا ہے۔ اس کو شہرت نصیب ہوئی علامہ کا لقب ضرور ملا مگر بندگان خدا کی اصلاح کا کام اُس سے نہیں لیا گیا بلکہ وہ کسی فتنے کا موجب بن کر امت میں تفرقہ ڈالنے کا ذریعہ بنا۔ برصغیر میں مسلمان دشمن سامراج انگریز جب علمائے حق سے مقابلہ کرنے پر مجبور ہوا تو دوسری چال چلی کچھ دنیادار لالچی لوگ جن کو آخرت کے بجائے دنیا پیاری تھی خوف و تقویٰ سے خالی تھے۔ انگریز نے مل کر بزور سرکار ایک نام نہاد مسلک جاری کیا اور ان حق پرست علمائے کرام کے خلاف فتوے دیکر سامراج کو خوش کیا اور اسلام سے غداری کی اور دروغ گوئی کی اس اسکیم نے یہاں تک ترقی کی کہ اپنا ایک جھوٹا ولایتی برانڈ نبی پیدا کر دیا جس نے ایک عظیم فتنہ برپا کیا اور جس کی پشت پر برطانوی سامراج کی پوری قوت تھی۔ مگر علمائے حق نے سر پر کفن باندھ کر آقائے نامدار آقائے نامدار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا پرچم بلند کیا۔ وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ آیا سچ اور بھاگ نکلا جھوٹ بے شک جھوٹ ہے نکل بھاگنے والا۔

غرض آج جب بھی کوئی فتنہ اٹھا ہے تو اس کا مقابلہ علمائے حق نے کیا ہے ان دینی مدارس کو ہی دیکھ لیں کہ کس بے سروسامانی کے عالم میں کیسی دینی خدمت کر رہے ہیں ہر سال ہزاروں علمائے دین حفاظ و قراء تیار ہوتے ہیں یعنی ایک بے محکمہ، محکمہ تعلیم یہی درویش علمائے دین چلا رہے ہیں۔ مذہب کے تحفظ کے لئے ان دینی مدارس سے بڑھ کر کوئی خدمت نہیں بقول علامہ اقبالؒ

شعر قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں، محفل انجم بھی نہیں

علامہ اقبال مرحوم نے ۱۹۳۲ء میں ایک خطبے میں فرمایا۔

ان مکتبوں (مدرسوں) کو اسی حالت میں رہنے دو غریب مسلمانوں کے بچوں کو ان مدرسوں میں پڑھنے دو اگر یہ ملا درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟ اسے میں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں اگر ہندوستانی مسلمان ان مدرسوں سے محروم ہو گئے تو بالکل اسی طرح جس طرح اندلس میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور

باقی صفحہ ۔۔ پر

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناںؒ کی حکایات

محمد ندیم طاہر —— رحیم یار خان

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ شاہی خاندان سے تھے اور عالمگیر کے خالہ زاد بھائی تھے ان کے والد کا نام مرزا جانی تھا اور مرزا مظہر کا نام جان جاناں عالمگیر نے رکھا تھا۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور مولانا فخر الدین چشتی اور حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تینوں کا ایک زمانہ تھا۔ تینوں حضرات دہلی میں تشریف رکھتے تھے۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ میں لطافت، طبع اور نفاست و نازک مزاجی بہت تھی۔ ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت جان جاناں کی دعوت کی اور چونکہ وہ آپ کی نازک مزاجی سے واقف تھا اس لیے گھر کو خوب صاف کیا۔ جھاڑو دی جب سب طرح اس کو صاف ستھرا اور خوب صورت بنا لیا تو حضرت مظہر جان جاناں کو بلایا۔ حضرت صاحب تشریف لائے اور ایک طرف بیٹھ گئے۔ جب کھانا سامنے آیا اور آپ نے نظر اٹھائی تو سر ہاتھ سے پکڑ لیا اور فرمایا!

”میاں وہ روڑا زمین میں کیسا اٹھا ہوا ہے؟ جب تک یہ صاف نہ ہوگا مجھ سے کھانا نہ کھایا جائے گا۔ چنانچہ اسی وقت روڑا نکال کر زمین کو ہموار کیا گیا تب مرزا مظہر جان جاناں نے کھانا کھایا۔

بے قاعدہ رکھی ہوئی چیز دیکھ کر حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے سر میں درد ہونے لگتا تھا۔ ایک دن بہادر شاہ ظفر بہت الحاح و التجا کے بعد اجازت حضوری ملنے پر زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ موسم گرمی کا تھا۔ بادشاہ کو پیاس لگی اور پانی مانگا۔ حضرت نے فرمایا وہ گھڑا رکھا ہوا ہے پیالہ میں لے کر پانی پیو۔ بادشاہ نے پانی پیا اور پیالہ گھڑے پر رکھ دیا۔ حضرت مرزا جان جاناں کی نظر جو گھڑے پر پڑی تو پیالہ ذرا تیر چھا رکھا ہوا تھا۔ دیر تک اسے ترچھی نظروں سے دیکھتے رہے آخر ضبط نہ ہو سکا اور فرمایا جناب آپ بادشاہت کیا کرتے ہوں گے ابھی تک خدمت گاری تو آئی نہیں۔ دیکھو تو گھڑے پر پیالہ رکھنے کا یہی طور ہے؟ اس کے بعد آپ نے اٹھ کر پیالہ کو درست فرمایا۔

شاہ غلام علی حضرت جان جاناں کے خاص خادم تھے۔ جب پنکھا کرنے کھڑے ہوتے تو بہت احتیاط رکھتے تھے۔ جب پنکھا ذرا آہستہ آہستہ ہلتا تو حضرت فرماتے میاں کیا تمہارے ہاتھوں میں جان نہیں ہے۔ اور جب ذرا تیز جھلتے تو فرماتے تو مجھے اڑا دے گا۔ حضرت مظہر جان جاناں کسی کی خدمت اور کسی کا تحفہ پسند نہیں فرماتے تھے اس سے طالبین کی اصلاح منظور تھی۔ یہی سبب ہے کہ شاہ غلام علی کی بہت اصلاح ہوئی تھی شاہ غلام علی صاحب میں عجز و انکسار اتنا بڑھ گیا تھا کہ ایک سید نے شاہ صاحب کی خدمت میں آ کر عرض کیا۔

”حضرت آپ مجھے اپنا غلام بنا لیں شاہ صاحب گھبرا اٹھے اور فرمایا بابا یہ لفظ ہرگز زبان سے نہ نکالنا تم فرزند علی ہو میں غلام علی ہوں۔

ایک رات حضرت مرزا مظہر جان جاناں کو سردی لگی۔ ایک بڑھیا خادمہ کو یہ حال معلوم ہوا تو حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں اجازت ہو تو رضائی بنوا کر پیش خدمت کروں۔ حضرت نے فرمایا، بہت اچھا۔ تھوڑی دیر بعد بڑھیا رضائی لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا حضرت رضائی حاضر ہے۔ آپ اس وقت چارپائی پر لیٹ چکے تھے۔ فرمایا مائی اب میں تو لیٹ رہا تو ہی میرے اوپر ڈال دے۔ بڑھیا نے رضائی حضرت کو اڑھا دی اور چلی گئی۔ صبح ہوئی تو مرزا صاحب نے خادم سے فرمایا! غلام علی مجھے تمام رات نیند نہیں آئی دیکھ تو یہی رضائی میں جوں تو نہیں ہے۔ شاہ غلام علی نے خوب غور سے دیکھی نئی رضائی تھی جوں کا کہاں پتہ، ہاں جلدی میں نگندے ٹیڑھے پڑے تھے جب پرکار سے خط کھینچ کر درست کیے گئے تو حضرت کو آرام ملا۔

ایک بار قاضی صاحب بلباس فاخرہ حاضر ہوئے ایک شیخ زادہ ہمراہ تھا۔ شیخ صاحب کو پیاس محسوس ہوئی حضرت مظہر جان جاناں نے گھڑے سے پانی پینے کو اجازت مرحمت فرمائی۔ شیخ جی نے پانی پی کر گلاس ڈھک دیا۔ مرزا صاحب نے سر پکڑ لیا اور خود کھڑے ہو کر گلاس کو درست کر کے رکھا۔ اتفاق سے شیخ صاحب کا پاجامہ ایک طرف ڈھیلا ہوا اور نیفہ کو چڑیا اپنی جگہ سے سرکی ہوئی تھی۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں صاحب کی جو نظر پڑی تو پریشان ہو گئے اور قاضی صاحب سے فرمایا آپ کی ان شیخ صاحب سے کیونکر نبھتی ہوگی۔ جنھیں پاجامہ پہننے کا سلیقہ نہیں دونوں گھٹنوں کے بجائے ایک ہی پائنچہ میں ڈال لیے۔

ایک مرتبہ کوئی صاحب لوز تیار کرکے لائے تو آپ کو پسند آئے شاہ غلام علی صاحب کو بلا کر چند لوز عطا کیے انھوں نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے۔ مرزا صاحب نے غایت کلفت کے ساتھ ہائے کی اور فرمایا میاں کاغذ لاؤ اور اس میں لو۔ شاہ صاحب جلدی سے کاغذ لائے اور مرزا صاحب نے اس میں لوز رکھ دیئے انھوں نے کاغذ کی پڑیا باندھ لی۔ مرزا صاحب نے سر ہاتھ سے تھام لیا اور فرمایا غلام علی تو مجھے مار کر چھوڑے گا۔ بندش کا سلیقہ بھی نہیں آتا۔ اس کے بعد خود لے کر سلیقہ کے ساتھ ان کو لپیٹا۔ اگلے دن دریافت فرمایا کہو غلام علی لوز کھائے؟ انھوں نے کہا جی حضرت کھائے بڑے مزے کے تھے۔ آپ نے فرمایا کتنے کھائے؟ شاہ صاحب بولے سب کھالیے۔ اتنا سن کر حضرت بے کیف ہو گئے، اور تعجب سے فرمایا! ہائیں! سب کھالیے ارے میاں آدمی ہو یا ملنگ؟۔

حضرت مرزا جان جاناں جب حجرہ سے تشریف لاتے تو ان کے آنے سے پہلے شاہ غلام علی صاحب فرش کو صاف کر دیا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت مظہر جان جاناں جب حجرے سے باہر تشریف لائے تو سر پکڑ کر بیٹھ گئے اور فرمایا غلام علی تجھ کو ابھی تک تمیز نہ آئی۔ دیکھو تو سہی وہ فرش پر تنکا پڑا ہے جلدی اٹھا۔

حضرت مظہر جان جاناں کی نزاکت طبع کا یہ حال تھا کہ ایک شخص زیادہ کھانے والا تھا اس کو لوگ اکول کہتے تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں جب حاضر ہوتا تو اس کی صورت دیکھ کر زیادہ کھانے کے تصور سے سر میں درد ہو جاتا اور کتنی دیر تک سر تھامے بیٹھے رہتے۔ فرش کے اوپر اگر کوئی سنگریزہ ہوتا اور بچھونا ابھرا ہوتا تو بے چین ہو جاتے تھے۔

حضرت جان جاناں کا استغنا اسی نفاست و نزاکت طبع میں تھا۔ ایک تھی نہایت بد مزاج اور منہ پھٹ عورت، حضرت مظہر جان جاناں کو الہام ہوا کہ اگر اس عورت سے نکاح کرو تو نوازے جاؤ گے۔ حضرت نے فوراً پیغام بھیج دیا اور اس عورت سے نکاح کر لیا۔ حضرت صاحب خوشی خوشی دولت خانہ تشریف لے جاتے اور وہ سڑی سڑی سنانا شروع کر دی

ضروری نصیحتیں برائے عازمین حج

پیر طریقت مولانا محمد فاروق سکھر

- یہ سفر عشق ہے جس کی محبت میں جا رہے ہو اس کی نافرمانی سے بچنا۔
- آرام طعام خفتہ گھر چھوڑ کر سفر کرنا۔
- زبان، کان، آنکھ دل کا صحیح استعمال ہو اور ان کی پوری نگہداشت ہو۔ کلام نرم مصری کی ڈلی سے زیادہ میٹھا ہو۔ زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھنا ہر وقت باوضو رہنا۔ مکہ مکرمہ میں کلمۂ تمجید اور مدینہ طیبہ میں درود شریف کا ورد بکثرت رکھنا۔
- ہر کام توجہ و دھیان سے اللہ کی خوشنودی کے لیے کرنا۔
- پورے سفر میں اتباع سنت کا خاص اہتمام رکھنا۔
- جب اپنے ساتھیوں کی ضرورت پوری ہو جاوے تو خلوت میں دعا و ذکر، تلاوت، نوافل، درود شریف، استغفار اور طواف میں مشغول رہنا، اپنی صحت کی حفاظت کرنا۔
- خواہ مخواہ دوسروں کے کام کے درپے بلا ضرورت مت ہونا، غصہ اپنے کو کھا جاتا ہے نرمی دوسروں کو کھا جاتی ہے۔
- حجاج کرام کی خدمت کو ثواب و ذریعہ نجات سمجھنا۔ عبادت سمجھنا، غرور سے بچنا۔
- مشکل وقت میں بالحاج و زاری دعائیں کرنا الم نشرح و لایلف پڑھنا۔ مراقبہ احسانی کا بڑی ضرورت ہے میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اس کی خوب مشق کریں۔
- وہاں کے قیام میں اپنا بیش قیمت وقت ضائع نہ کریں۔ مثلاً بلا ضرورت بازاروں کے چکر یا ٹیلی فون اور خط و کتابت میں لگے رہنا وغیرہ وغیرہ۔
- باشندگان حرم پر اعتراض سے گریز کرنا، وہاں کی ہر چیز کا ادب کرنا۔
- وہاں کی گرمی و تکالیف پر صبر کرنا راضی رہنا، گلہ شکوہ نہ کرنا۔
- عظمت و محبت کی نظر سے خانہ کعبہ اور سبز گنبد کو دیکھتے رہنا۔
- سفر مدینہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے کرے۔
- ہر کام سکون و اطمینان سے کرے، عجلت نہ کرے مبادا کسی کو آپ کی طرف سے اذیت پہنچ جاوے۔

آپ چپکے بیٹھے سنتے رہتے زبان سے اُف نہ نکلتے آخر واپس تشریف لے آتے۔ حضرت صاحب اکثر فرماتے تھے کہ میں اس عورت کا نہایت مشکور اور احسان مند ہوں اس کے باعث مجھے نفع پہنچا ہے درحقیقت میں اس کی سختیوں کو برداشت کرتے کرتے میرا سب غیظ و غضب فرو ہو گیا۔

آپ کی شہادت کا واقعہ یہ ہے کہ دہلی میں نجف خان رافضی کا تسلط تھا۔ ایک مرتبہ رافضی حضرت صاحب کی خدمت میں آئے اور کہا کہ آپ شیخین کی نسبت کیا کہتے ہیں۔ مرزا صاحب نے فرمایا میرا منہ کیا ہے کہ میں ان کے بارے میں کچھ کہوں ان کی نسبت تو خدا نے فرمایا ہے!

والسابقون الخ

اس پر اسی نے کہا وہ نزول آیت کے وقت ایسے ہی تھے لیکن بعد میں بدل گئے۔ اس پر حضرت صاحب نے کہا میں ایسے خدا کو نہیں مانتا جس کو یہ بھی خبر نہ ہو کہ نعوذ باللہ شیخین مرتد ہو جائیں گے۔ اور وہ ان کو خوشنودی کا پروانہ بھی دے اور ان سے جنت کا وعدہ بھی کرے، ایسا خدا رافضیوں کا خدا ہے اس پر اسی نے گولی ماردی آپ شدید زخمی ہو گئے شاہ عالم کو علم ہوا تو عیادت کے لیے تشریف لائے اور اسی میں آپ کا انتقال ہوا۔

(ماخوذ: حکایات اولیاء)

- ○ میدان عرفات میں اپنی مغفرت میں شک نہ کرنا، یقین کر لینا میرے اللہ نے مجھے بخش دیا ہے۔
- ○ جب حج کا ارادہ کرے تو ان تمام ارادوں کو یک لخت چھوڑ دے جو حج کی شان کے خلاف ہیں۔
- ○ غسل کے وقت ہر قسم کی ظاہری و باطنی نجاستوں سے طہارت حاصل کرنے کی نیت کرے۔
- ○ لباس احرام کے وقت جب اپنے بدن سے سلے ہوئے کپڑے جدا کرے تو تمام غیر اللہ کو بھی جدا کر دے۔ لیں اپنے دل کو بدل جامہ احرام کے ساتھ۔
- ○ لبیک پکارتے وقت قرب الٰہی کا استحضار کرے۔
- ○ حرم میں داخلہ سے پہلے ہر حرام چیز کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دے۔
- ○ زیارت بیت اللہ و مکہ مکرمہ کے وقت دیدار الٰہی اور جنت کی زیارت کا استحضار کرے انشاء اللہ اس زیارت کی برکت سے وہاں دیدار الٰہی اور جنت کی زیارت نصیب ہوگی۔
- ○ رمل کے وقت دل سے دنیا کی محبت ہمیشہ کے لیے رخصت کر دے۔
- ○ حجر اسود کے استلام کے وقت تصور کرے کہ دست الٰہی کو چوم رہا ہوں۔
- ○ مقام ابراہیم علیہ السلام پر خوب شکر بجا لاوے۔
- ○ بیر زمزم و ملتزم پر علوم معارف طلب کرے۔
- ○ صفا پہاڑی پر صفائے باطن طلب کرے۔
- ○ مروہ پر ذکر انوار طلب کرے۔
- ○ منیٰ میں تمام امیدیں اللہ سے لگائے۔
- ○ مسجد خیف میں خوف الٰہی طلب کرے۔
- ○ عرفات میں مغفرت و معرفت طلب کرے۔
- ○ مزدلفہ میں بکثرت ذکر کرے۔
- ○ رمی جمار کرتے وقت نفس امارہ کو نشانہ بنائے۔
- ○ قربانی کے وقت تمام خواہشات نفس کو ذبح کر دے۔
- ○ حلق کراتے وقت تکبیر کہے اور کسب حلال طلب کرے۔
- ○ طواف زیارت کے وقت یہ استحضار کرے کہ انوار الٰہی و تجلیات ربانی کی بارش ہو رہی ہے۔ اور میں اس میں ڈوبا ہوا ہوں۔
- ○ طواف وداع کے وقت تفویض کامل کو اختیار کرے۔
- ○ مواجہہ شریف میں نذرانۂ صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کے بعد معاصی پر استغفار، تجدید ایمان، طلب شفاعت کے بعد بقیہ زندگی احکام شرع و سنت کے مطابق گزارنے کا عہد کرے اور دعا کرے یا اللہ! آخری وقت تک ایمان کی مضبوطی کے ساتھ اس عہد پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما۔

بدنصیب

گل حسن رستم ------ شکارپور

بدنصیب: ہے وہ مسلمان جس نے رمضان کے روزے اپنی زندگی میں نہ رکھے ہوں۔

بدنصیب: ہے وہ مسلمان جس نے اپنی زندگی میں قرآن نہ پڑھا ہو۔

بدنصیب: ہے وہ مسلمان جس نے اپنی زندگی میں پانچ وقت کی نماز نہ پڑھی ہو۔

بدنصیب: ہے وہ مسلمان جس نے مال و زر کے ہوتے ہوئے بھی حج نہ کیا ہو۔

بدنصیب: ہے وہ مسلمان جو اسلام کے ہوتے ہوئے بھی گمراہ ہو۔

بدنصیب: ہے وہ مسلمان جس نے اپنی زندگی میں آخرت کے لئے کچھ بھی نہ کیا ہو۔

بدنصیب: ہے وہ مسلمان جس نے اپنی زندگی میں ماں باپ کی خدمت نہ کی ہو۔

اسباب برائے سفر حج

مولانا محمد فاروق سکھر

حج پر جانے والے حضرات ناواقفیت کی بنا، پر یا تو غیر ضروری سامان لے جاتے ہیں یا وہ سامان بھی ساتھ رکھ لیتے ہیں جو قانوناً منع ہے اس لیے حجاج کرام کی سہولت کی خاطر ضروری سامان حج کی فہرست دی جا رہی ہے

(ادارہ)

- مناجات مقبول۔
- افضائل حج مسائل و معلومات حج وغیرہ۔
- رہنمائے حجاج کتاب آسان نماز۔
- احرام کے دو سیٹ۔
- عورت کے سر پر باندھنے کیلئے دو رومال۔
- جاء نماز۔
- کپڑے تین جوڑے ایک تہبند۔
- بستر کی چادر تین دو عدد۔
- تکیہ ایک عدد۔
- تولیہ۔
- لوٹا و بالٹی ایک عدد۔
- مگ ایک عدد پلیٹیں دو عدد۔
- چمچے دو عدد گلاس ایک عدد
- ایک چھوٹا واٹر کولر۔
- چائے کا سامان۔
- حجامت کا سامان قینچی، سوئی، دھاگہ، بٹن، کنگھا، سرمہ، آئینہ، تیل، خوشبو، مسواک پیسٹ۔
- چاقو ایک عدد
- ٹارچ
- آب زم زم کے لیے کین، ار لیٹر۔
- ضروری ادویات۔
- حج کے کاغذات مثلاً بنک کی رسید۔
- شناختی کارڈ، تصویر ۳ عدد حج لیٹر۔
- ہیلتھ سرٹیفیکیٹ۔
- گلے میں ڈالنے کا بیگ۔
- جوتیاں رکھنے کے لیے تھیلی۔
- دستی پنکھا۔
- صابن اور سرف کا ڈبہ (بغیر خوشبو کے۔
- دسترخوان پلاسٹک۔
- تسبیح سو دانہ والی۔
- قلم کاغذ سادہ لفافے۔
- رسی۔
- مارکر۔
- ٹائلٹ پیپر کا رول۔

مسجد کی تعمیر

میں حصہ لیجئے۔ تعمیراتی سامان مثلاً سریا، سیمنٹ، مڈل اور نقد عطیات کے ذریعہ صاحب خیر حضرات کے لیے جنت میں محل خریدنے کا بہترین موقعہ

رابطہ کے لئے

مسجد دار العلوم مدینہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

فون نمبر ۷۶۵ مسجد کا اکاونٹ نمبر ۶۴۴

عمرہ کی نیت

یا اللہ میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔

طواف کی نیت

یا اللہ میں تیرے مقدس گھر کے طواف کی نیت کرتا ہوں اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔

سعی کی نیت

یا اللہ میں صفا مروہ کے درمیان سعی کی نیت کرتا ہوں اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔

حج کی نیت

یا اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں اس کو آسان فرما اور قبول فرما۔

حج میں تین فرض ہیں۔

- نیت احرام حج
- وقوف عرفات
- طواف زیارت

حج میں چھ واجب ہیں

- وقوف مزدلفہ
- رمی جمار (شیطانوں کو کنکریاں مارنا)
- قربانی
- حلق
- حج کی سعی
- طواف وداع

★
★

اسلامی جمہوریہ بنگلہ دیش

نفاذِ اسلامی کی پہلی پیش رفت

تبصرہ: سعید الرحمٰن ثاقب، ترمن

جنرل حسین محمد ارشاد نے باریسال کے ایک دینی مدرسہ کی تقریب میں اسلام کو سرکاری مذہب قرار دینے کا اعلان کیا پھر قومی اسمبلی کے ذریعے اس پر عمل درآمد ہوا اور جون ۸۸ کو سربراہِ مملکت کے دستخطوں کے بعد باقاعدہ طور پر اسلام کو سرکاری مذہب قرار دے دیا گیا۔ اور یوں روئے زمین پر اسلامی جمہوریہ کے نام سے ایک تیسرے ملک کا اضافہ ہو گیا۔

ارشادِ حکومت کے اس تاریخی رول پر تمام اسلامی حلقوں کی طرف سے زبردست پذیرائی ہو رہی ہے اس اقدام سے بنگلہ دیش نے اسلامی برادری کی صف میں ایک محترم مقام حاصل کر لیا ہے۔ اگرچہ یہ قدم بہت پہلے اٹھایا جانا چاہیئے تھا لیکن موجودہ حکومت کے اس کارنامے سے مثالی اسلامی نظام کے قیام کی طرف پیش رفت کو اُمید ہو چلی ہے۔ اسلام کو سرکاری مذہب قرار دینا درحقیقت بنگلہ دیش کا اپنے تشخص کو پا لینا ہے اور زندہ قومیں تو اپنے تشخص کے لیے ہی لڑا کرتی ہیں۔

اگر وہ ترقی پسند ہیں تو ان نام نہاد ترقی پسندوں کے ایک آئینی عمل کے خلاف مظاہرے، دراصل اپنے ہی تشخص کے خلاف ہو گئے ہیں اور اگر وہ جمہوریت کے دلدادہ ہیں تو انہیں سوچنا چاہیئے کہ صفر کے مقابلہ میں ۲۵۴ ووٹوں کے فیصلے کو تسلیم نہ کرنا، خود اپنے ہی ہاتھوں جمہوریت کی جان نکال دینے کے مترادف ہے جب کسی حکمران کا قول و عمل ایک ہو جاتا ہے تو اس ملک اور مملکت پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

بہر حال بنگلہ دیش اسمبلی نفاذِ اسلام کے لیے اس مستحسن آغاز پہ مبارک باد کی مستحق ہے۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے دیرینہ مطالبہ کو عملی جامہ پہنانے کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔ ساتھ ساتھ یہ گزارش بھی کریں گے کہ دشمنِ اسلام قادیانی ٹولہ اسلام کے لیے ایک ناسور کی شکل اختیار کر گیا ہے جو نفاذِ اسلام کی ہر کوشش کو نگل جانے کے درپے ہے اور چہرے بدل بدل کر تخریب کاری و عوامی انتشار کی صورت میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ حقیقی نفاذِ اسلامی کی ہریالی و خوش حالی کے لیے ان مرزائی سنڈیوں کو ختم کر دینا ضروری ہے۔ ان کی کھلے عام آزادی سے مطلوبہ مقاصد حاصل نہیں کیے جا سکتے۔ رابطہ عالم اسلامی نے بھی مسلم ممالک سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی اپیل کی تھی۔

الحمد للہ ۲۵ سے زائد ممالک میں قادیانی مرتدوں کو آئینی طور پہ بھی غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے۔ اسلامی جمہوریہ بنگلہ دیش کو بھی کسی طور ان سے پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ اور قادیانیوں کو فوراً غیر مسلم اقلیت قرار دے دینا چاہیئے۔ اس طرح بنگلہ دیش اسلامی ممالک سے قریب تر ہو جائے گا۔ برادرانہ تعلقات مزید مضبوط و مستحکم ہو جائیں گے۔ جو اس ملک کے لیے خوش آیند تر پہلو ہے۔

بقیہ: مسلم لیگ

لیگ کے بہت بڑے محسن تھے انھوں نے یہ الزامات لگا کر مسلم لیگ کا منہ کالا کر دیا:

(۱) کہ تین سال کے عرصہ میں اسلامی نظام نافذ نہ ہو سکا۔

(۲) چادر اور چار دیواری کا تحفظ نہ کیا جا سکا۔

(۳) ملک میں بد امنی کا دور دورہ رہا

(۴) کراچی میں بھائی بھائی کا گلا کاٹتا رہا، لیکن حکومت فسادات روکنے میں ناکام رہی۔

(۵) اقربا پروری ہوتی رہی۔

(۶) رشوت کی گرم بازاری زوروں پر رہی۔

(۷) اقتصادیات تباہ ہو گئی۔

(۸) ادھار بہت زیادہ لیا گیا

(۹) چوری ڈکیتی عام ہو گئیں۔

(۱۰) ترقیاتی فنڈ کے نام پر لاکھوں روپے نمائندوں کو دیئے جو ہضم کر لئے گئے اور ملک میں کوئی ترقیاتی کام نہ ہوا۔ وغیرہ وغیرہ۔

واقعہ یہ ہے کہ صدر صاحب کے اس بیان کے بعد ہونا تو چاہئے تھا کہ جس طرح صدر صاحب نے قومی و صوبائی اسمبلیوں اور وفاقی صوبائی کابینہ کو توڑا ہے، اسی طرح مسلم لیگ کے کرتا دھرتا مسلم لیگ کو توڑنے کا اعلان کر دیتے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ جونیجو، پیر پگارا اور سابق وزیر اقبال احمد خاں نے یہ بیان دیا ہے کہ ہم دوبارہ اقتدار میں آئیں گے ہم ایک بار پھر مسلم لیگیوں پر یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ سیدھے راستے سے ہرگز اقتدار میں نہیں آ سکتے بلکہ اقتدار میں آنے کے لئے انہیں کوئی چور دروازہ ہی تلاش کرنا ہوگا۔ پاکستان کے عوام انہیں اچھی طرح پہچان چکے ہیں اگر وہ واقعتاً ملک اور قوم کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں تو انھیں اپنے سابقہ کرتوتوں سے خدا اور قوم سے معافی مانگنی ہوگی اور اسلام اور ناموسِ رسالت کے تحفظ کا سچے دل سے عہد کرنا ہوگا۔

آہ بیچاری مسلم لیگ

محمد حنیف ندیم

صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے آج سے تین سال پہلے غیر جماعتی بنیاد پر الیکشن کرائے، اگرچہ ہمارا سیاست سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں لیکن ہم یہ بات کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ غیر جماعتی بنیاد پر ہونے والے الیکشن کے نتائج اچھے برآمد نہیں ہوئے، کیونکہ اس الیکشن کی وجہ سے ذات، پات، برادری قومی و صوبائی اور لسانی عصبیتوں کے فتنے اٹھ کھڑے ہوئے، پھر صدر صاحب نے انہی غیر جماعتی بنیاد پر منتخب ہونے والے نمائندوں کو اقتدار سونپ دیا۔ مسلم لیگ جو ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد عوام کے غیظ و غضب کا نشانہ بنی ہوئی تھی اور چور دروازے کی تلاش میں تھی، اس نے غیر جماعتی ایوان کو جماعتی ایوان میں بدل دیا اور یوں مسلم لیگ چور دروازے سے ایوانِ اقتدار پر قابض ہوگئی۔

جب مسلم لیگ نے آج سے تین سال قبل ایوانِ اقتدار پر قبضہ جمایا تو ہم نے اسی وقت لیگی حکومت کو کہا تھا کہ ملک میں بے راہ روی، فحاشی، عیاشی اور اسلام کے عادلانہ نظامِ حیات میں سب سے بڑی رکاوٹ مسلم لیگ ہی بنی تھی لادین عناصر خصوصاً سر ظفر اللہ جیسے کٹر اور متعصب قادیانی کو وزارت خارجہ کا قلمدان اسی نے سونپا تھا جس نے وزارت خارجہ میں اور بیرون ملک پاکستانی سفارت خانوں میں دھڑا دھڑ قادیانیوں کو بھرتی کر کے قادیانیت کو پھیلانے میں مدد دی۔

یہ مسلم لیگ ہی تھی جس نے سول اور فوج کے اہم محکموں پر قادیانیوں کو بٹھایا، جس کی وجہ سے قادیانی اتنے جری ہو گئے کہ ملک میں ختم نبوت کا مسئلہ بیان کرنا جرم قرار پایا اور جو علماء کرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جس کا مقصد ہی عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ تھا اور ہے اس کے رہنماؤں اور مبلغوں کو پابند سلاسل کیا گیا، ان کی نظر بندیاں اور داخلہ بندیاں کی گئیں، مقدمات میں الجھایا گیا، الغرض سیفٹی ایکٹ کی قینچی سے اہل حق کو ذبح کیا جاتا رہا جبکہ دوسری طرف قادیانیوں پہ نوازشات کی بارشیں ہوتی رہیں جس کا جیتا جاگتا ثبوت ربوہ ہے جس کی زمین کوڑیوں کے بھاؤ لیز پر دی گئی جہاں قادیانیوں نے اپنی سلطنت قائم کر لی۔

جب قادیانیت مسلم لیگ کی سرپرستی اور بے جا نوازشوں کی وجہ سے جری ہوتی چلی گئی تو اس کا عوام میں شدید ردعمل ہوا جس کے نتیجہ میں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت چلی۔ جس میں ملک کے تمام مکاتب فکر کے عوام اور علماء نے حصہ لیا اور مجلس عمل قائم کر کے مسلم لیگ کی حکومت سے یہ مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے وغیرہ وغیرہ۔

لیکن بجائے اس کے کہ مسلم لیگی حکومت ہوش کے ناخن لیتی اس نے مارشل لاء نافذ کیا۔ جنرل محمد اعظم خان جو آج بیانات کے ذریعے قوم اور ملک کے غم میں آنسو بہاتا پھرتا ہے، اسے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بنایا گیا، جس نے لاٹھی اور گولی کا بے دریغ استعمال کر کے عام روایت کے مطابق دس ہزار اور قادیانی پیشوا مرزا ناصر کے بقول ۱۵ سے ۲۰ ہزار مسلمانوں کو خاک و خون میں تڑپایا۔ پورا لاہور شہر خون میں نہا گیا، شمع ختم نبوت کے پروانے جنہوں نے دیوانہ وار اپنے سینے ناموس رسالت کے لئے گولیوں کے سامنے کر دیئے تھے ان کی لاشوں کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا کہ انہیں کارپوریشن کے کوڑا کرکٹ کے ٹرکوں میں مردہ جانوروں کی طرح ڈال کر لیجایا گیا اور گڑھے کھود کر دبا دیا گیا۔

ان شہداء ختم نبوت کا خون رنگ لایا اور مسلم لیگ اقتدار سے محروم ہو گئی اور ایسی محروم ہوئی کہ سیدھے راستے سے اب تک اقتدار میں نہ آسکی جبکہ اس کی غلط حکمت عملیوں کی وجہ سے مارشل لاء اس ملک کا مقدر بن گیا اور ملک بھی دولخت ہو گیا۔ اس کے بعد مسلم لیگ اقتدار میں آنے کے لئے ہمیشہ چور دروازے تلاش کرتی رہی۔ ایوب خان مرحوم نے مارشل لاء لگایا تو وہ بھی چور دروازے سے مسلم لیگ کو اقتدار میں لائے، یحییٰ خان آئے تو وہ انہی کے نقش قدم پر چلے اور صدر ضیاء الحق نے تو اپنے دونوں فوجی پیشروؤں کو بھی مات کر دیا، انہوں نے غیر جماعتی بنیاد پر الیکشن کرائے، اقتدار ان کے حوالے کیا جنہوں نے غیر جماعتی ایوان مسلم لیگی ایوان میں تبدیل کر دیا اور یوں چور دروازے سے مسلم لیگ اقتدار پر قابض ہو گئی۔

جب چور دروازے سے مسلم لیگ ایوان اقتدار میں داخل ہوئی تو ہم نے انہی کالموں میں لکھا تھا کہ مسلم لیگ کا دامن شمع ختم نبوت کے ہزاروں پروانوں کے خون سے تر ہے، لیگی حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ اس ظلم کی تلافی کریں اور اس کی صورت یہ ہے کہ ملک میں ناموس رسالت کا تحفظ کیا جائے۔ قادیانی جو کلمہ طیبہ، اسلامی اصطلاحات، اور اسلامی شعائر کا استعمال کرتے اور خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں، ان سے کلمہ کو بچایا جائے، انہیں اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روکا جائے، لیکن تین سال تک لیگی حکمران اسلام کا نام استعمال کر کے اسلام کو بدنام کرتے رہے، اسلامی نظام کے لئے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا اور قادیانی مرتدوں کو کھلی آزادی دی گئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے جس چور دروازے سے مسلم لیگ کو داخل کیا تھا اسی چور دروازے سے بیک بینی و دو گوش نکال باہر کیا۔ مسلم لیگ صرف ذلت و رسوائی کے ساتھ اقتدار سے محروم ہوئی بلکہ صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب جو مسلم

باقی ص[illegible] پر

جہاد فی سبیل اللہ اور گروہ زندیق

گروہ زندیقین کے بانی شخص نے جہاں بیک وقت خدا، رسول، عیسیٰ مریم، مہدی، علی اور حسین ہونے کا دعویٰ کیا، قرآن پاک کی لفظی اور معنوی تحریف کی، تعلیمات اسلام کو خود ساختہ مفاہیم دیئے، انبیاء کرام کی توہین کی، رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابہ کرام کی اہانت کی، اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کیں اور اللہ و رسول کے دشمنوں (یہود و نصاریٰ) سے دوستی قائم کر کے ان کے ہر ظلم میں معاونت کی اور اس سارے عمل بد کی مرتدین نے اتباع کی وہاں یہ ظلم عظیم بھی کیا کہ دین کی روح رواں جہاد فی سبیل اللہ کو منسوخ کر ڈالا تاکہ ملت اسلامیہ اپنے فطری مقصود اعلاء کلمۃ اللہ کی راہ سے ہٹ کر تمکن فی الارض اور خلافت الٰہیہ کی منزل کو نہ پا سکے اور محض بے کیف رسوم و حرکات ادا کرتے ہوئے اپنے طور پر مطمئن رہے کہ وہ دین اسلام کے تقاضے پورے کر رہی ہے جبکہ حقیقتاً وہ دشمنان اسلام کے ابلیسی مفادات کے حصول کا ذریعہ بن کر رہ جائے۔

جہاد فی سبیل اللہ وہ عمل عظیم ہے جس کے ذریعے جہاں افراد ملت کی باطنی نشو و نما و اصلاح ہوتی ہے وہاں انسانی معاشرے میں موجود ظلم، فسق و فجور اور فتنوں کا قلع قمع کر کے قانون خداوندی کی حکمرانی قائم کی جاتی ہے تاکہ انسانیت آزاد فضا میں اللہ و رسول کی اطاعت گذار بن کر دنیا و آخرت کی کامرانیاں حاصل کر سکے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور یہاں تک انہیں قتل کرو (ان کے ساتھ جنگ کرو) کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین کلی طور پر اللہ کا ہو جائے۔"

جبکہ اس کے برعکس گروہ زندیقین کے بانی کی ساری فکر اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کی اطاعت کرنے پر مبنی ہے۔ اس گروہ نے یہ ضروری سمجھا کہ مسلمانوں کو اس وقت تک ناکارہ نہیں بنایا جا سکتا جب تک کہ ان کی وحدت قائم ہے اور جہاد فی سبیل اللہ ان کی زندگی میں جاری و ساری ہے۔ جیسا کہ اس گروہ زندیقین میں شامل ہونے کی شرط بھی یہی ہے۔

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۱۷)

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اطاعت گذاروں کو حکم دیا کہ:

"اور تم لوگ جہاں تک تمہارا بس چلے زیادہ سے زیادہ طاقت تیار رکھو، اور جتنے گھوڑے باندھ سکو (سامان جنگ) ان کے مقابلہ کے لئے تیار رکھو تاکہ اس ذریعہ سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں اور ان دوسرے اعداء کو خوف زدہ کر دو جنھیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔ اللہ کی راہ میں جو کچھ تم اپنے مال سے خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدلہ تمہاری طرف پلٹایا جائے گا۔ اور تمہارے ساتھ ہرگز ظلم نہ ہوگا۔"

(الانفال: آیت ۶۰)

ایک اور مقام پر اس طرح وضاحت فرمائی کہ اللہ کے قریب وہی لوگ ہیں جو اس کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

"اللہ کے ہاں تو انہی لوگوں کا درجہ ہے جو ایمان لائے اور جنھوں نے اس کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جان و مال سے

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
مطب صدیقی
قائم شدہ ۱۹۳۰ء
حکیم ظہور احمد صدیقی
○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹
اوقاتِ مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر موسم گرما ۷ تا ۱۲ — ۵ تا ۸ موسم سرما ۹ تا ۲ — ۵ تا ۷
○ غرباء کیلئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۳: عام امراض کا فارم ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
صدیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

جہاد کیا۔" (التوبہ: آیت ۲۴)

اس عمل عظیم جہاد کے مدمقابل دنیا کی کسی قدر یا رشتہ کو کوئی اہمیت حاصل نہیں۔

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی اپنا رفیق نہ بناؤ، اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں۔ تم میں سے جو ان کو رفیق بنائیں گے وہی ظالم ہوں گے۔ اے نبی! کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے عزیز و اقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تمہیں خوف ہے اور تمہارے وہ گھر جو تمہیں پسند ہیں، تم کو اللہ اور رسولؐ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پسند ہیں تو انتظار کرو، اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لائے اور اللہ فاسقوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔"

(التوبہ: آیت ۲۳-۲۴)

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ظالم اور فاسق قرار دیا ہے جو اس کی راہ میں جہاد نہیں کرتے اور ان لوگوں سے تعلق قائم کرتے ہیں جن سے تعلق قائم رکھنا اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے لیکن یہاں صورت کچھ اس طرح ہے کہ:

"اور جو لوگ مسلمانوں میں سے ایسے بدخیال جہاد اور بغاوت کے دلوں میں مخفی رکھتے ہیں ان کو سخت نادان، بدقسمت، ظالم سمجھتا ہوں۔" (تریاق القلوب ص۲۸ مصنفہ زندیق اعظم مرزا قادیانی)

یہاں تک اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ بالکل ہی اسلام کے الٹ (برعکس) جہاد کو اللہ و رسول کی نافرمانی قرار دیا۔

"آج سے دین کے لئے لڑنا حرام قرار دیا گیا، اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔" (اشتہار چندہ منارۃ المسیح ص۳ ضمیمہ خطبہ الہامیہ)

حالانکہ فرمان خداوندی ہے:

"اے نبی! منافقوں اور کافروں سے جہاد کرو اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آؤ، ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔" (التوبہ: آیت ۷۳)

گروہ زندیقین کے بانی نے غیر اللہ کی اطاعت کی دعوت دیکر مسلمانوں کو جہاد سے بے گانہ کر دینے اور دور حاضر کی طاغوتی طاقتوں کے آگے سرنگوں ہو کر رہنے کی تلقین کی۔

"میں نے بیسیوں کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ (برطانیہ) سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد ششم ص۶۵)

اسی قسم کے لوگوں کے بارے میں فرمان خداوندی ہے:

"یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم بھی اسی طرح کافر ہو جاؤ جس طرح یہ خود کافر ہوئے ہیں تاکہ تم اور وہ برابر ہو جائیں، پس تم ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک کہ یہ اللہ کی راہ میں نہ نکلیں اگر وہ انحراف کریں (اعانت کفر سے باز نہ آئیں) تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ مارو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ۔" (النسآء ۸۹)

اس فرمان خداوندی سے ظاہر ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ سے انحراف کرنے اور مسلمانوں کو اس عمل عظیم سے باز رکھنے اور اللہ و رسولؐ کی اطاعت کے مدمقابل ان لوگوں کی اطاعت کرنے کی دعوت دینے کے جرم میں یہ لوگ کس سلوک کے حق دار ہیں۔

اب اس امر کا جائزہ لینا ہمارا فرض ہے کہ کیا ہم واقعتاً جہاد فی سبیل اللہ کو ترک تو نہیں کر بیٹھے، گذشتہ دو سو سال سے مسلسل سامراجی قوتوں کی غلامی نے ہمیں اس بنیادی فریضہ سے غافل تو نہیں کر دیا، کیا یہود و نصاریٰ کی سازش کہ امت مسلمہ غلبہ دین حق کے حصول کی تگ و تاز سے تہی دست ہو جائے، کامیاب تو نہیں ہو رہی اور اسلام قادیانی گروہ زندیقین اپنے مقصد وجود کی تکمیل کرتے ہوئے ابلیسی مفادات حاصل کر رہا ہے؟

بقیہ:	رکنیت سازی

قاضی عبدالمالک فاروقی — ویناپور: صوفی عنایت علی۔ شجاع آباد: مولانا سراج احمد قریشی، خواجہ عزیز الرحمٰن۔ جلال پور پیروالا: مولانا حسین احمد، عبدالرحمٰن جامی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مذکورہ بالا سے درخواست کی ہے کہ اپنے اپنے علاقے میں زیادہ سے زیادہ ممبر سازی کی جائے اور اس کے لئے مطلوبہ تعداد میں ممبر سازی کی بکیں دفتر مرکزیہ ملتان سے طلب فرمائیں۔

بقیہ:	نونہالان

ہوں، پہلے میں اپنا اکثر وقت فالتو گھوم پھر کر ناولوں اور ڈائجسٹوں کے مطالعہ میں گذارتا تھا۔ لیکن جب سے میں نے ہفت روزہ ختم نبوت پڑھا اس کو بہت زیادہ مفید اور معلوماتی پایا جو کہ ناولوں وغیرہ سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ہفت روزہ کو اللہ تعالیٰ ترقی سے نوازے۔

عمل کا قلعہ

عبداللطیف مغل ۔۔۔ خانپور

تین چیزیں عمل کے لئے قلعہ ہیں:-

(۱) یہ خیال کرے کہ عمل کی توفیق اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے تاکہ تکبر وغیرہ پیدا نہ ہو۔

(۲) ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرے تاکہ نفس کی خواہش ٹوٹ جائے۔

(۳) عمل کا ثواب اور بدلہ صرف اللہ تعالیٰ سے طلب کرے تاکہ قلب سے ریا اور طمع نکل جائے۔ (تنبیہ الغافلین)

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
دواخانہ
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ سادھو کی ضلع گوجرانوالہ

بزمِ ختم نبوت

صدر پاکستان کے نام کھلا خط

بخدمت جناب۔ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق

جناب عالی!

مؤدبانہ التماس ہے کہ میں غریب و الٰہ بیٹ لیفٹیننٹ ضلع جہلم میں ۲۰ سال سے ملازمت کر رہا ہوں۔ سیاسی اور مذہبی بنا پر پہلے میرے بیٹے مقصود شاہ کو جو وہ بھی اس فیکٹری میں ملازم تھا قتل کروا دیا اور بعد میں مجھے بھی نوکری سے نکال دیا۔ مختصر تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ میں ۱۹۷۵ء میں اس فیکٹری میں C.B.A یونین کا صدر منتخب ہوا، مقامی باشندے جو اقتدار پر تھے وہ ہار گئے لہٰذا ان کو میری صدارت پسند نہ تھی انہوں نے مجھ پر حملہ کیا بعد میں صلح نامہ پر بات ختم ہوئی تھانہ پنڈ دادن خان میں ریکارڈ موجود ہے

۲۔ فیکٹری کا ڈاکٹر ایم۔ کے۔ راجہ میرے مخالف کے ساتھ شامل ہو گیا اور مجھ پر قاتلانہ حملے بھی کرائے اور غلط دوا دے کر میرے کئی ساتھی موت کے گھاٹ اتار دیئے

۳۔ میں نے مقامی افراد کو اقتدار منتقل کرنا چاہا اور اس طرح موجودہ C.B.A کا صدر چوہدری نسیم اللہ اور فضل الرحمٰن جنرل سیکرٹری منتخب ہو گئے۔ اور عرصہ دس سال سے یہ کام کرتے چلے آرہے ہیں مگر ڈاکٹر اور میرا حریف لیڈر چوہدری محمد رفیق ان صدر اور جنرل سیکرٹری کے ساتھ اپنے مفاد کی خاطر مل گئے اور مجھے ڈاکٹر سے مل کر کسی طرح کی تکلیفیں دینے لگے اور فیکٹری سے نکالنے کے منصوبے بنانے لگے۔

۴۔ یہاں فیکٹری میں ملازمین نے بڑی کوشش سے لیڈی ڈاکٹر کا تقرر کروایا اور اس کے خاوند کو ملازمت ملی۔ مگر ڈاکٹر کو یہ بات پسند نہ ہوئی کیونکہ زنا اور ناجائز کمائی میں رکاوٹ تھی لہٰذا غنڈوں کی مدد سے اس لیڈی ڈاکٹر کو فیکٹری سے نکال دیا گیا اور جنرل منیجر زیڈ۔ اے۔ خواجہ جس نے لیڈی ڈاکٹر کو عورتوں کے باعزت معاشرہ تشکیل دینے کے لیے مدد کی، اس کو بھی ایم۔ ڈی۔ اے سے ملاپ کر کے ٹرانسفر کرا دیا۔ اور میں اور میرے دو یا تین ساتھی جنہوں نے پاکیزہ معاشرہ کی خاطر لیڈی ڈاکٹر کا ساتھ دیا تھا مزید جابر ڈاکٹر اور غنڈے دشمن ہو گئے

۵۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ ڈاکٹر نہیں بلکہ ایک ڈسپنسر ہے تو درخواست حکومت کے افسران کو بشیر احمد جو خورشید نرس کا خاوند تھا اس کی طرف سے دلائی گئی۔ جنرل منیجر زیڈ۔ اے۔ خواجہ نے اس ڈاکٹر کو کہا کہ اگر تم MBBS نہیں تو بھاگ جاؤ ورنہ گرفتار ہو جاؤ گے اور یہ شخص سامان لے کر کوارٹر خالی کر کے بھاگ گیا۔ مگر غنڈوں کی مدد سے مرزائی ایم ڈی ملک جنشر کی مدد سے غالباً ہزاروں روپے کی رشوت دے کر کیس ختم کروانے میں کامیاب ہو گیا اور بعد میں بشیر احمد مسیحی ٹائپسٹ اور اس کی عورت نرس خورشید کو باہر سے غنڈے منگوا کر سرعام کالونی میں مارا گیا اور مزدور دہشت زدہ ہو گئے۔ اور دونوں میاں بیوی کو فیکٹری سے نکال دیا گیا۔ اس دن کے بعد قتل، زنا اور اغوا، اور ناجائز کمائی کا دھندہ جاری ہے۔

۶۔ میں سڑک پر پیدل فیکٹری سے آرہا تھا کہ ایمبولینس کے ذریعے ڈاکٹر مجھے سڑک پر کچلنے لگا مگر میں بال بال بچ گیا۔ اس قاتلانہ حملے کی درخواست ایم ڈی کو دی مگر کوئی ایکشن نہ ہوا۔

۷۔ میری بچیاں سکول میں زیر تعلیم تھیں ان کو اغوا کرنے کے لیے منصوبے بننے لگے میں سمجھ گیا، اور بچیوں کو کراچی اپنے لڑکے کے پاس بھیج دیا۔ جواب وہیں زیر تعلیم ہیں۔

۸۔ حامد نام کا ایک مرزائی انجینئر زیل پاک سے تبدیل ہو کر آیا اور وہ ڈاکٹر اور اس کے حواریوں میں یونین کے افراد سے گھل مل گیا۔ اور پھر اسے ورکس منیجر بنانے کی کاروائیاں شروع ہوئیں فیکٹری کے دوسرے افراد نے اور میں نے سوچنا شروع کیا۔ اگر یہ شخص ورکس منیجر بن گیا تو فیکٹری کی اوگی کالی ربوہ جائے گی اور اس طرح یہ ایک مسلمان کے لیے قابل برداشت نہیں تھا۔ بس قدرت کو منظور تھا اور یہ انجینئر ڈیرہ غازی فیکٹری تبدیل ہو گیا۔ پھر کیا تھا، ڈاکٹر۔ یونین اور پوری انتظامیہ نے مرزائی ایم ڈی کے کہنے پر طرح طرح سے پریشان کیا۔ اس وقت ڈاکٹر ایک نمایاں پوزیشن حاصل کر چکا تھا تمام مقامی کونسلروں اور چیئرمین کے الیکشن میں حصہ لے کر اس کی پارٹی کے مقامی باشندے جیت چکے تھے میرے تمام حمایتوں کو میڈیکل ri B کی ناجائز دولت سے انہیں اپنا ساتھی

بنا چکا تھا اور مرزائی تحریک میں اعلیٰ مقام حاصل کر چکا تھا اور پھر مزید فیکٹری کا مجھ سے خوف سے ملتا تک نہ تھا ہسپتال کے بلوں سے ناجائز رقم دے کر غنڈے ہر وقت مجھے زدوکوب کرنے کے لیے تیار کر رکھے تھے۔ علاقہ میں قتل کرنے والوں کی مدد کر کے قانون کی حمایت اسکو حاصل تھی علاقہ کے نمبردار اور چوہدریوں کو بڑے بڑے ٹھیکے دلائے جا چکے تھے اور اس طرح خدا کے سوا میرا اور کوئی نہیں رہا۔

۹۔ میری بدقسمتی کہ میری گھر والی بیمار ہو گئی۔ کراچی میں علاج ہوا، خدا نے رحم کیا۔ لڑکے کی غلطی کی وجہ سے جس ہسپتال سے علاج کروایا تھا اس جگہ سے بل نہیں بنوایا اور دوسرے ہسپتال سے بل بنوایا اور اس طرح مرزائی ایم ڈی کو میری سروس ختم کرنے کا بہانہ مل گیا۔

۱۰۔ میں بیمار تھا اور کراچی میں زیر علاج تھا جب فیکٹری پہنچا تو ایک شور تھا کہ مجھے فیکٹری سے نکالا جا رہا ہے کیونکہ میں نے [illegible] کی رقم لینے کی کوشش کی ہے۔ مرزائی ایم ڈی نے نمائندوں کو جو ایگریمنٹ کرنے ہیڈ آفس گئے تھے بڑے جوش دار لہجے میں کہا کہ اب یہ میری کاروائی سے نہیں بچ سکتا۔ اور اسے اب میں فیکٹری سے نکال دوں گا۔

۱۱۔ جب میں مورخہ ۸۵/۱۱/۳ کو فیکٹری پہنچا تو کافی لوگ اکٹھے ہو گئے میں نے انہیں بتایا کہ تم سب جانتے ہو کہ میں نے اپنی صدارت میں کتنی ناجائز کمائی کی ہے پھر ۲۰ سال مجھے ہو گئے ہیں میری تمام زندگی پر نظر کرو۔ انشاء اللہ میں نے حلال کمائی سے اولاد کو پالا ہے، اب یہ مسئلہ دینی ہے مرزائیت یہاں فیکٹری میں گھر کر چکی ہے۔ اور یہ ڈاکٹر مہینے میں ۴ مرتبہ ڈیوٹی کرتا ہے باقی دن مرزائیوں کے ایجنٹ کی حیثیت سے خدمت کرتا ہے اور ہمارے دوسرے مسلمان بھائی بھی دین کا خیال نہیں کرتے اور حرام کمائی کرتے ہیں اور اندر سے کلمہ مرزائی کا پڑھتے ہیں اور دکھاوے کے لیے کلمہ محمدؐ کا پڑھتے ہیں جب ۱۲ بجے گھر پہنچا تو دو بجے اطلاع مل گئی کہ میرا بچہ مقصود شاہ جو ہیلپر تھا وہ بلینڈر کے ایکسیڈنٹ سے فوت ہو گیا ہے میں نے کوشش کی کہ موقع پر جاؤں مگر مجھے افسران نے نہیں جانے دیا آخر میرے بچے کو لائم اسٹون کو اسٹی پر غسل دیا گیا اور مجھے گھر واپس بھیج دیا گیا اور لکڑی کا بکس تیار کر کے میت ہمارے حوالے کی گئی اور بکس بند کر کے ہمیں کہا گیا کہ لاش کا منہ دیکھنے کے قابل نہیں۔ مجھے شک تو تھا کہ میرا بیٹا مرزائی تحریک کا شکار ہوا ہے مگر بیٹے کی اچانک موت نے دماغ کی سوچ کو اس وقت مفلوج کر دیا تھا۔

۱۲۔ بچے کی موت چونکہ خالص دین پر تھی اور یہ گواہی ہے کہ دو افراد جو تہجد گزار ہیں ان کی شہادت ہے کہ نماز بچے نے ان کے ساتھ پڑھی اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو بچہ غائب تھا۔ اور اس طرح بے شمار خوابوں سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ صرف ایکسیڈنٹ ہی نہیں بچے کی موت مرزائیوں کے ذریعے ہوئی ہے اور حضور پاکؐ کی شفاعت بچے کو ہوئی اور اسی لیے بچے کی شان بلند ہوئی ہے۔

۱۳۔ ایم۔ ڈی مرزائی کا غصہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ اس نے بچے کی موت کے ساتویں روز جب کہ لوگ فاتحہ خوانی کے لیے آ رہے تھے مجھے شوکاز لیٹر دیا گیا۔ تمام فیکٹری کے مزدور اس واقعہ کو دیکھ کر غصہ میں آ گئے۔ اور یونین کو مجبوراً وقتی مداخلت سے لیٹر واپس کر دیا گیا۔ اور مجھے یونین کے لیڈروں نے جھوٹی تسلی دی کہ کیس اب بالکل ختم ہو چکا ہے۔ اور آئندہ اس کے متعلق آپ سوچنا تک چھوڑ دیں۔

۱۴۔ مورخہ ۸۸/۳/۱۴ کو کیس منیجر اور یونین کے نمائندگان نے مجھے بلایا اور کہا کہ تمہاری سروس ختم کرنے کے آرڈر ایم ڈی نے دے دیئے ہیں۔ اور تم استعفیٰ دے دو ورنہ ہم تمہیں سروس سے نکال دیں گے اور کوئی حقوق نہیں ملیں گے۔ میرا دماغ تیزی سے گھومنے لگا۔ اور شدت سے محسوس ہوا کہ بچے کی موت واقعی مرزائی ایم ڈی اور انہوں نے کی ہے پھر ایک اور خیال آیا کہ جب چیئرمین سیمنٹ کارپوریشن یونین کے صدر کے گاؤں اکثر کشتی میں سیر کرتا ہے اور مرزائی ایم ڈی آئے دن صدر یونین کی دعوت نکالتے آتا ہے اور جبکہ میں جونیئر آفیسر بن چکا ہوں لیبر سے تعلق بھی ختم ہو چکا ہے ایسی حالت میں اتنے بڑے گروہ سے کیسے صحیح انصاف حاصل کر سکتا ہوں لہٰذا مجبوراً استعفیٰ لکھ کر دیا۔ اس طرح انہوں نے خود ثابت کر دیا کہ میرے بچے کو ان سب نے خود ہلاک کیا ہے ورنہ یہ سب مسلمان ہیں۔ جوان بچے کی موت کے بعد مجھے فیکٹری سے رخصت کرنے اور پھر میں نے اس معاشرے کی بحیثیت صدر یونین خدمت کی ہے اور یہ صدر اور جنرل سیکرٹری دونوں میرے شاگرد ہیں میری محنت اور خدمت سے آج مزدور بسوں کے ذریعے گھر سے فیکٹری آتے ہیں۔ اور کئی فائدے میرے کئے ہوئے معاہدہ سے حاصل کر رہے ہیں۔ اور آج مجھے یہ چند مفاد پرست اس طرح سے فیکٹری سے رخصت کر رہے ہیں جبکہ سارے مزدور میرے ساتھ ہونے والی زیادتی کا ماتم کر رہے ہیں۔

جناب کی خدمت میں عرض ہے کہ میں ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتا ہوں اور میرے بچے اور بچیاں جوان ہیں کراچی میں ملازمت میں ہیں، اور زیر تعلیم ہیں۔ مرزائی تحریک مجھے اور میرے خاندان کے افراد کو نقصان پہنچا سکتی ہے اور اگر کوئی فرد میرا موت کا شکار ہوا تو اس میں ڈاکٹر یونین اور مرزائی ایم ڈی کا ہاتھ ہوگا۔ اس کے علاوہ اگر میں واقعی بل کی ناجائز رقم لینے کا مجرم تھا تو پھر مجھے اسی وجہ سے نکالنا چاہیے تھا مگر مجھے فیکٹری سے اس لیے نکالا گیا کہ مرزائیوں کے لیے صحیح فیکٹری میں میری موجودگی میں اپنا مرکز قائم کرنے میں بڑی دشواری پیدا ہو رہی تھی۔

آپ سے درخواست ہے کہ منصفانہ انکوائری کمیٹی جس میں دو علماء کرام اور دو ایماندار حکومت کے افسران اسلام آباد سے مقرر کیے جائیں اور سیمنٹ کارپوریشن کا کوئی افسر شامل نہ ہو اور یہ انکوائری کمیٹی مندرجہ ذیل حقائق و صداقت کے لیے تشکیل دی جائے۔

(الف) میرے لڑکے مقصود شاہ کا قتل سیاسی بنیاد اور مرزائی تحریک کے زیر اثر ہوا ہے۔

(ب) میری ۲۰ سالہ سروس سیاسی دشمنی کی بنیاد پر ختم کی گئی ہے اور مرزائی تحریک نے یونین کے افراد سے مل کر میری روزی ختم کرنے کی کوشش کی ہے اور ایک بڑا خاندان جو ۱۲ افراد

باقی صفحہ [illegible] پر

مرتب اسمٰعیل باوا

نونہالانِ ختم نبوت

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

چند وجوہات کفرِ مرزا

حافظ عبدالرحمٰن والرغال۔ساؤتھ افریقہ

مرزا کا دعویٰ ہے کہ خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا کہ وہ اگر تمام لکھا جائے تو بیس جز سے کم نہ ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

خدا مرزا سے کہتا ہے کہ اے مرزا تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میرا بیٹا اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری اولاد۔

(تذکرہ طبع دوم ص۴۳۶)

مرزا کو یہ بھی دعویٰ ہے کہ اس کے تمام دعوے حقیقت پر مبنی ہیں۔

"مرزا نے کہا ایک مرتبہ حضرت مسیح زمین پر آئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے دوبارہ آ کر وہ کیا بنائیں گے؟ کہ لوگ ان کے آنے کے خواہشمند ہیں۔"

(مجموعہ الرقیق قادیانی ص۱۱)

مرزا قادیانی حضرت مسیح علیہ السلام کو شراب نوشی کا مرتکب قرار دیتا ہے (مرزائیت کی تردید ص۹)

مرزا بیس پارہ کا قرآن کریم پر اضافہ کرتا ہے اور ان تمام ارشادات نبویہ کو جو اس کی وحی کے موافق نہ ہوں معاذ اللہ ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے لائق سمجھتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ قرآن کریم کی وہی تفسیر لائق اعتبار ہے جو اس کی وحی کے ذریعہ کی جائے۔ (اس کے خلاف خواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تفسیر ہو یا صحابہؓ یا تابعین یا تبع تابعین یا تمام ائمہ مفسرین کی یہ سب غلط ہیں)

(خاتم النبیین ص۲۶۳)

ان وجوہات کی بنا پر مرزا قادیانی باجماع امت کافر اور مرتد قرار دئے گئے ہیں اور جن کی وجہ سے ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، اور تمام دنیا کے مسلمان اور تمام اسلامی فرقے باوجود سخت اختلاف خیال اور اختلاف مشرب کے ان کے کفر و ارتداد اور ان کے متبعین کے کفر و ارتداد پر متفق ہیں۔

ریاکار کی چار علامتیں

مرسلہ: میر محمود۔ جلال پور جٹاں گجرات

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ریاکار کی چار علامتیں ہیں.....

(۱) تنہائی میں نیک کام میں سستی کرتا ہے۔

(۲) لوگوں کے سامنے پورے نشاط اور چستی سے کرتا ہے۔

(۳) جس کام پر لوگ تعریف کریں اس کو اور زیادہ کرتا ہے۔

(۴) جس عمل پر اس کی برائی کی جائے اس کو کم کرتا ہے۔

(تنبیہ الغافلین)

جان ومال کے عوض جنّت

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ اس پر جنت کا سچا وعدہ کیا گیا ہے تورت میں بھی اور انجیل میں بھی اور قرآن میں بھی اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔ تو تم لوگ اپنی اس بیع پر جس کا اللہ تعالیٰ سے تم نے معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ وہ ایسے ہیں جو گناہوں سے توبہ کرنے والے ہیں اور اللہ کی عبادت کرنے والے، روزہ رکھنے والے اور اللہ کی حدوں کا خیال کرنے والے ہیں، رکوع اور سجدہ کرنے والے ہیں اور نیک باتوں کی تعلیم کرنے والے اور بری باتوں باز رکھنے والے ہیں۔ ایسے مؤمنین کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔ (سورۂ توبہ)

اللہ کا عاشق

عارف محمود ------ سوہدرہ

ابو سعید موصلیؒ کہتے ہیں کہ فتح بن سعیدؒ عید الاضحیٰ کی نماز پڑھ کر عیدگاہ سے دیر میں واپس ہوئے، واپسی میں دیکھا کہ مکانوں کے اندر سے قربانی کے گوشت پکنے کا دھواں ہر طرف سے نکل رہا ہے تو رونے لگے اور کہنے لگے:

کہ لوگوں نے قربانیوں سے آپ کا تقرب حاصل کیا اے میرے محبوب کاش! مجھے معلوم ہو جاتا کہ میں قربانی کس چیز کی کروں؟

یہ کہہ کر گر کر بے ہوش ہو گئے اور میں نے پانی چھڑکا دیر میں ہوش آیا اور پھر اٹھ کر چلے، جب شہر کی گلیوں میں پہنچے تو پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہنے لگے کہ اے میرے محبوب تجھے میرے رنج اور غم کا طویل ہونا بھی معلوم ہے اور یہاں گلی میں بھی ہونا معلوم ہے۔ اے میرے محبوب!

تو مجھ کو یہاں پر کب تک قید رکھے گا، یہ کہہ کر پھر بے ہوش ہو کر گر گئے، میں نے پھر پانی چھڑکا پھر افاقہ ہوا اور چند روز بعد انتقال ہو گیا۔ (موت کا منظر ص۹۸)

ناولوں سے جان چھوٹی

محمد دین ------ بزرٹ لائن

میں ایس، ایم آرٹس اینڈ کامرس کالج کا طالب علم

باقی ص۲۲ پر

اخبار ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا انتخاب

منڈی بہاء الدین جامع مسجد طلبہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس زیر صدارت مولانا قاضی منظور الحق ایم۔ اے ہوا جس میں تنظیم نو کی گئی، علماء کرام اور معززین شہر نے بھرپور شرکت کی، اتفاق رائے سے ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا:۔

سرپرست: مولانا قاضی منظور الحق ایم۔ اے۔ صدر مولانا حافظ محمد نذیر۔ نائب صدر اوّل حکیم مولانا محمد شریف۔ نائب صدر دوم حاجی خواجہ ایم رشید۔ جنرل سیکرٹری مولانا قاری خلیل احمد آزاد۔ جوائنٹ سیکرٹری مولانا حافظ ارشاد اللہ۔ خزانچی الحاج جاوید اقبال۔ سیکرٹری اطلاعات ملک محمد یامین قادری۔ قانونی مشیر مجلس تحفظ ختم نبوت ممتاز قانون دان حاجی عبد الغفار گوندل ایڈووکیٹ اور چوہدری احمد یونس ایڈووکیٹ، قاضی محمد منظور الحق کی ہدایت پر ملک محمد یامین قادری کو ختم نبوت یوتھ فورس منڈی بہاء الدین کا کنوینر اور ملک سرفراز طاہر کو معاون مقرر کیا گیا۔

ہندو دوکانداروں نے شیزان کا بائیکاٹ کر دیا مسلمان دوکاندار بھی غیرت کریں۔

ڈگری (نمائندہ ختم نبوت) حضرت مولانا غلام غوث صاحب صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و خطیب جامع مسجد ڈگری نے جمعہ کی نماز سے پہلے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ شیزان کے ایجنٹ اپنا مال فروخت کرنے کے لئے دوکانداروں سے رابطہ قائم کر رہے ہیں اور ہندو دوکانداروں نے شیزان کا مال لینے اور بیچنے سے انکار کر دیا ہے، کیونکہ شیزان کا مال فروخت کرنے سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوتا ہے، اور مولانا نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان دوکانداروں نے شیزان کا مال فروخت کرنے کے لئے آرڈر دے دیئے ہیں مولانا نے عوام سے اپیل کی کہ قادیانی فیکٹری شیزان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے کیونکہ یہ نبی کی عزت پر حملہ آوروں کی فیکٹری ہے۔

نوجوان کا جذبۂ غیرت

لالہ موسیٰ (نامہ نگار) ایک نوجوان اطہر نسیم بٹ عرف بلو نے غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے محلے کی ایک دوکان سے شیزان کی تمام مصنوعات توڑ ڈالیں اور پھر قیمت خود ادا کر دی۔ اور آئندہ شیزان کی بوتلیں رکھنے سے منع کر دیا۔ اطہر نسیم بٹ غازی علم الدین شہید فورس کا مجاہد ہے۔

ناہید لودھی کا بیان

معروف مجاہدہ ختم نبوت ناہید جہاں لودھی نے ایک بیان میں کہا کہ اوجڑی کیمپ کے امریکی اسلحہ کے ڈپو میں دھماکہ کروانا ایک سنگین سانحہ ہے کیونکہ راولپنڈی میں ملٹری ہیڈ کوارٹر اور اسلام آباد میں سول حکومت کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس کا مطلب ہے دشمن کے ہاتھ ہماری شہ رگ کے نزدیک پہنچ گئے ہیں اور اگر ان ہاتھوں کو فوراً توڑ نہ دیا گیا تو اس کے بعد کہوٹہ اور بھی مثلاً یہ کہ کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ میں دھماکہ بھی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ حالات شہادت دیتے ہیں کہ یہ دھماکہ قادیانی فوجی افسروں نے کرایا ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ دھماکہ میں ملوث قادیانی فوجی افسروں کو اوجڑی کیمپ کے سامنے والی سڑک پر پھانسی پر لٹکا دیا جائے اور باقی تمام فوج کو ان کے ناپاک وجود سے پاک کر دیا جائے کیونکہ سیاچین کا بھارت کے ہاتھ میں چلے جانا بھی قادیانی فوجیوں کی سازش ہے۔ انہوں نے ملک بھر کے علماء کرام سے اپیل کی ہے کہ اس مسئلہ میں وہ حکومت کو قادیانیوں کی سازشوں سے خبردار کریں اور سانحہ اوجڑی کیمپ میں ملوث قادیانیوں کو عبرت ناک سزا دینے کا مطالبہ کریں۔

باغ و بہار میں

ہفت روزہ ختم نبوت

ملنے کا پتہ

نور محمد شاد آف باغ و بہار تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان ہے۔

رسالہ گھر گھر، دوکان دوکان اور بذریعہ ڈاک پہنچانے کا معقول انتظام ہے۔

جامعہ قاسم العلوم فقیر والی شعبہ تبلیغ کے صدر مولانا حافظ ولی محمد کو صدمہ

فقیر والی (نمائندہ ختم نبوت) جامعہ قاسم العلوم فقیر والی کے شعبہ تبلیغ کے صدر اور مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا حافظ ولی محمد صاحب کے جواں سال صاحبزادے خالد محمود گزشتہ روز انتقال کر گئے مرحوم تبلیغی جماعت کے ساتھ چلہ لگانے کیلئے مری گئے ہوئے تھے کہ وہیں انتقال ہو گیا مرحوم نہایت ہی شریف النفس، نیک سیرت اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے، مولانا ضیاء القاسمی جمعیت علماء اسلام بہاولنگر کے امیر مولانا محمد قاسم قاسمی، مولانا عبد الصمد، حاجی محمد یٰسین، حافظ محمد انور مجلس تحفظ ختم نبوت فقیر والی کے صدر بابو تاج محمد، چیئرمین بلدیہ خان محمد بخش جوئیہ کے علاوہ مختلف مذہبی و عوامی حلقوں نے مولانا ولی محمد صاحب سے اظہار تعزیت کیا دریں اثناء جمعیت علماء اسلام بہاولنگر کے ایک اجلاس میں مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے تعزیتی قرارداد بھی پاس کی گئی۔

باغ وبہار میں قادیانی اساتذہ کے اسلامیات پڑھانے پر پابندی عائد کردی گئی

باغ وبہار (نمائندہ ختم نبوت) کچھ عرصہ قبل علاقہ باغ وبہار اور دیگر اساتذہ کرام نے ڈی ای او رحیم یار خان سے مطالبہ کیا تھا کہ چک م/۳۴ ہم منڈ منگلہ اور موندھی لاٹ کے سکولوں میں تعینات قادیانی اساتذہ پر پابندی لگائی جائے کہ وہ اسلامیات نہ پڑھائیں۔ چنانچہ ڈی ای او کے حکم پر قاضی عبدالعزیز صاحب اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر نے قادیانی اساتذہ کو سختی سے پابند کیا کہ وہ اسلامیات ہرگز ہرگز نہ پڑھائیں۔ علاقہ میں اس اقدام کا پرجوش خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔

کمشنر ڈیرہ غازی خان سے اظہار تشکر

علی پور کے علماء کرام مولانا مشتاق احمد، مولانا غلام رحیم، مولانا عبدالرحیم کے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ہم جناب کمشنر ڈیرہ غازی خان، ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ خصوصی مہربانی فرما کر ہمدردی کا ثبوت دیتے ہوئے ایک قادیانی کو علی پور سے تبادلہ کروا دیا ہے اور اس کی جگہ دوسرا ایس سی جو کہ مسلمان اور اچھی شہرت کے مالک ہیں چنانچہ نئے ایس سی نے چارج سنبھال لیا ہے ہم تمام افسران بالا کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور مزید تعاون و ہمدردی کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

داخلہ

جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد کے

درج ذیل شعبوں میں

پرائمری/مڈل پاس اور دینی مدارس کے ضرورتمند طلبہ کا داخلہ شروع ہے

شعبہ جات (۱) المتوسطة (۲) الثانویہ (۳) العالمیہ (۴) الفضیلۃ تخصص

امتیازی خصوصیات

- جامعہ تعلیماتِ اسلامیہ میں مکمل دینی تعلیم کیساتھ بی۔ اے تک پورے نصاب کا اہتمام
- مدینہ یونیورسٹی سے جاری معادلہ کے علاوہ، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی جانب سے جامعہ کی سند ایم۔ اے عربی کے برابر تسلیم شدہ
- اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے جامعہ تعلیمات کا معادلہ ہو چکا ہے۔ اور اس کی بنیاد پر یونیورسٹی کے شعبوں میں داخلہ کی سہولت۔

دینی طلبہ کے لیے

دینی مدارس کے فاضل حضرات کے علاوہ، الثانویہ یا موقوف علیہ کے مستند حضرات جامعہ طبیہ اسلامیہ میں **داخلہ** حاصل کریں، طب سلامی کو خدمت خلق اور معیشت کا ذریعہ بنائیں اور دینی علوم سے بہرہ ور ہو کر دعوت الی اللہ اور قرآن وسنت کے معلم بنیں۔

طبیب بنیئے

درخواستیں معہ فوٹو اسٹیٹ اسناد و اخلاقی سرٹیفکیٹ بلاتاخیر بھجوادیں داخلہ "پہلے درخواست پہلے داخلہ" کی بنیاد پر ہوگا۔

تعلیم ۱۱ شوال سے شروع

عبدالرحیم اشرف جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد فون ۸۴۰۹۳۲

اخبار ختم نبوت

ضلع بھکر شیزان کی بائیکاٹ مہم

شیزان کے ڈپو ہولڈر اور مرزائیوں کو پریشانی

نئے سال کے شروع سے بھکر شہر کے ختم نبوت کے کارکن مرزائیوں کے اقتصادی بائیکاٹ اور شیزان کے خلاف میدان عمل میں نکل کھڑے ہوئے۔ مارچ میں احقر کا دورہ علاقہ بہل کا ہوا۔ مجھ سے تین دن پہلے شیزان والے وہاں مال اتار آئے تھے۔ احقر نے علاقہ کے دیندار ساتھیوں اور علماء کو متوجہ کیا، مولانا قاری عبدالحمید بہل کی اور مولانا صدیقی نے جمعہ مبارک موقعہ پر "شیزان کا بائیکاٹ کیوں؟" کے موضوع پر تقریریں کیں۔ آج بہل میں شیزان شرقند، اور شیزان کی مصنوعات ایسی دیکھی جاتی ہیں جیسے شراب۔ قاضی احمد سندھ میں مرزائیوں کے ہاتھوں مسلمان طالب علم کا قتل پر مولانا محمد عبداللہ بھکری نے جمعۃ المبارک کے موقعہ پر مرزائیت کی طرف سے اس قتل و غارت گری پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا اور مرزائیوں کے ساتھ لین دین پر بائیکاٹ کی ترغیب دی۔ جس کا بھکر شہر پر اچھا اثر ہوا۔ ملانعمت ہوٹل والے نے فوراً شیزان کے ڈبے اپنے ہوٹل سے ہٹا دیئے۔ دیوالہ، جنڈانوالہ میں تو پچھلے سال سے ہی سخت بائیکاٹ چلا آ رہا ہے۔ کلورکوٹ، دریا خان، پنجگرائیں، چک [illegible] کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مری میں قادیانیوں کے خلاف مسجد کی تعمیر کرنے پر سول جج مری کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا گیا

مری (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مری کے امیر الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی نے مری میں قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیزی پیدا کرنے کے لئے ایک جگہ غیر قانونی مسجد کے نام پر عبادت گاہ تعمیر کرنے پر قادیانیوں کے خلاف سول جج مری کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی کے وکیل راجہ محمد خورشید عالم ستی ایڈووکیٹ صدر بار ایسوسی ایشن مری نے مقدمہ کی پیروی کرتے ہوئے اپنے دعوے میں بریگیڈیئر نصیر احمد قادیانی وغیرہ کو فریق بناتے ہوئے کہا کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے نتیجے میں اس وقت کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر مرزائیوں کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا اور بعد ازاں ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت کے نتیجے میں اپریل ۱۹۸۴ء میں صدر پاکستان نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کرتے ہوئے واضح طور پر قادیانیوں پر پابندی لگائی تھی۔ کہ کوئی قادیانی خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتا، نہ مسجد بنا سکتا ہے، نہ اذان دے سکتا ہے، اور نہ ہی اسلامی اصطلاحات کا استعمال کر سکتا ہے۔ ان قوانین کی موجودگی میں باہر سے آئے ہوئے چند قادیانی "مسجد" کے نام پر اپنی عبادت گاہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ نیز کلمہ طیبہ لکھ کر یہ قادیانی قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ راجہ محمد خورشید عالم کے دعوے کے جواب میں سول جج مری نے بریگیڈیئر نصیر احمد قادیانی کو مورخہ [illegible] کو عدالت میں پیش ہونے کے نوٹس جاری کر دیئے، ادھر مسلمانان مری نے الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی اور راجہ محمد خورشید عالم ستی ایڈووکیٹ کو قادیانیوں کا قانونی تعاقب کرنے پر مبارکباد دیتے ہوئے انہیں ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

ڈگری کالج فیصل آباد میں

مسلمان طلبا کو قادیانیت کی تبلیغ کرنے والے قادیانی کو فی الفور گرفتار کیا جائے

فیصل آباد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت اور مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی لاقانونیت کے خاتمہ کے لئے امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی پر تھانہ کوتوالی میں درج دو مقدمات زیر دفعہ ۲۹۸، بی۔ ۲۹۸، سی اور ۱۸۸، تعزیرات پاکستان میں قبل از گرفتاری ضمانت کی درخواستیں منسوخ کر کے ملزمان کو گرفتار کیا جائے اور تھانہ پیپلز کالونی میں میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد میں مسلمان طلباء کو قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے اور لٹریچر تقسیم کرنے پر درج مقدمہ کے ملزم محمد انور طالب علم سیکنڈ ائیر کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے جبکہ کالج کے پرنسپل نے قادیانی طالب علم کو جرم ثابت ہونے پر کالج سے خارج کر دیا ہے اس غیر مسلم محمد انور نے داخلہ فارم میں قادیانی کی بجائے مذہب کے خانہ میں اسلام لکھوایا ہوا تھا۔ پیپلز کالونی پولیس نے ایس پی سٹی مبارک اطہر کی ہدایت پر ملزم کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸، سی ت پ مقدمہ درج کر لیا ہے جبکہ حال ہی میں گوگھوال چک نمبر ۱۲۱ ج ب مسلمانوں کو قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے پر چار قادیانی ملزمان اور اسی چک کی عبادت گاہ پر دوبارہ کلمہ طیبہ لکھنے پر ایک قادیانی غیر مسلم کے خلاف تھانہ نشاط آباد میں مقدمہ درج کرایا گیا ہے جس میں دو ملزمان گرفتار ہوئے اور تین نے قبل از گرفتاری ضمانت کرا لی۔ اس طرح تھانہ کوتوالی میں چار قادیانی ملزمان کو گرفتار کیا اور ۱۶ ملزمان قبل از گرفتاری ضمانت کرانے میں کامیاب ہو گئے انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کی جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے دفتر میں وفاقی وزیر مولانا ندوی کی آمد

حیدرآباد (نمائندہ ختم نبوت) اراکین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کی طرف سے مولانا سید وصی مظہر ندوی وزیر مرکزی مذہبی و اقلیتی امور کے اعزاز میں مورخہ ۱۲ جون ۱۹۸۸ء کو ایک شاندار استقبالیہ دیا گیا۔ مولانا اللہ وسایا صاحب مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان کی خدمت میں مجلس کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا اور حاجی محمد رفیق، ملک محمد الیاس، حافظ منظور حسین، امیر مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد نے مرکزی وزیر موصوف کا استقبال کیا اور مجلس کے اراکین نے مولانا سید وصی مظہر ندوی کا شکریہ ادا کیا جو اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پہ دفتر میں تشریف لائے۔

گلاسکو میں مظاہرہ

ایک اخبار کی اطلاع کے مطابق گلاسکو برطانیہ میں قادیانی مرکز کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ اطلاع کے مطابق مرزا طاہر نے اس وقت وہاں خطاب کرنا تھا۔ وہاں کے مسلمانوں کا یہ تیسرا بڑا مظاہرہ تھا۔ قادیانی اور مرزا طاہر وہاں ہونے والے مظاہروں سے سخت پریشان ہیں۔

شکرگڑھ کے مسلمانوں کو تشویش

شکرگڑھ (نمائندہ ختم نبوت) پنجاب میں ۱۴۴۱ قادیانی گزیٹڈ پوسٹوں پہ کام کر رہے ہیں۔ ۵ جون ۱۹۸۸ء لاہور کے روزنامہ جنگ میں شائع ہونے والی اس خبر پر شکرگڑھ کے مختلف مذہبی اور سیاسی حلقوں میں تشویش کا اظہار کیا گیا ہے اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ قادیانی اپنے الہامی عقیدہ کے مطابق پاکستان کو توڑنے کے داؤ پر لگے ہوئے ہیں۔ لہٰذا فوری طور پر ان کو کلیدی عہدوں سے سبکدوش کر دیا جائے۔

مجلس ختم نبوت احمدپور شرقیہ کے زیر اہتمام ۸ روزہ محافل قرآن

احمدپور شرقیہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت احمدپور شرقیہ کے زیر اہتمام ۲۴ تا ۳۱ مئی ۸ روزہ محافل درس قرآن شہر کی مختلف مساجد جامع مسجد عباسیہ، مسجد فردوس، مسجد فاروق اعظم، مسجد چبوترہ بازار، مسجد انوار النبی، مسجد ابوسفیان، مسجد مدرسہ، مسجد حافظ بڑھن خان، میں منعقد کی گئیں۔ جس میں بالترتیب مولانا عبدالکریم، مولانا مسعود احمد محمود، سید عبدالوہاب شاہ، مولانا قاسم قاسمی اور احمد علی محمودی نے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے قادیانیت کے مکر کو واضح کیا اختتام میں مولانا سید عبدالوہاب شاہ نے اپنے مخصوص انداز میں دعا کرائی۔

تصحیح کیجئے

جلد نمبر ۷۔ شمارہ نمبر ۱ صفحہ ۲۲ پر بلغ و بہار کے علاقہ کی ایک درخواست شائع ہوئی تھی۔ جس کا عنوان تھا "ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر رحیم یار خان سے مطالبہ" کالم ۲ سطر ۱۲ امام قہری کی بجائے امام مہدی سطر ۲۲، ۲۳، ۲۵ پر ترمنگل کی بجائے مدرسہ منگل، مونڈھی کا گورکی بجائے مونڈھی لاڑ اور چک ۱۱۶/۱۲ کی بجائے چک ۱۱۶/۱-۱۰ ایل پڑھیں۔

بہاولپور عیسائیت کی زد میں.....

ایک عرصہ سے بہاولپور عیسائیت اور مرزائیت کی زد میں ہے۔ گذشتہ کئی سال قبل مشتاق کالونی میں ایک گرجا گھر تعمیر کیا گیا حالانکہ مذکورہ بالا کالونی میں عیسائیوں کا ایک گھر بھی نہیں۔ علماء کرام نے احتجاج کیا۔ ایکشن کمیٹی بنی۔ جس نے احتجاج کو تحریک کی شکل دی۔ خدا خدا کرکے گرجا گھر کی تعمیر پہ پابندی عائد کی گئی۔

اسلامی کالونی ائیرپورٹ روڈ میں مسلمانوں کی آبادی پانچ ہزار سے زائد ہے جبکہ عیسائی بمشکل ایک ہزار کی تعداد میں ہوں گے۔ دو گرجا گھروں کے نام سے پلاٹ حاصل کرنے کے بعد وہاں شاپنگ سینٹر (دوکانیں) بنائی گئیں جو کمائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ گذشتہ پانچ چھ ماہ سے مذکورہ بالا کالونی میں عیسائیوں نے معمول بنا لیا ہے کہ عشاء کے بعد تقریباً سوا ڈیڑھ گھنٹہ تک ولفارہ جیسے کفریہ عقائد کی دعوت دی جاتی ہے اگر مسلمان احتجاج کریں تو عیسائی ڈنڈے لے کر غنڈہ گردی پر اتر آتے ہیں۔ علاقہ کے مسلمانوں نے انتظامیہ کو بار بار متوجہ کیا۔ قرارداد یں منظور ہوئیں، ٹیلی گرام بھیجے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ اپریل کو جامع مسجد الصادق میں منعقدہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں قرارداد منظور کی گئی۔ بجائے اس کے انتظامیہ سنجیدگی سے اس مسئلہ پر غور و خوض کرتی۔ اے سی علاقہ مجسٹریٹ صاحب موقع پر تشریف لے گئے مسلمانوں کو ڈرا دھمکا کر اس غلط اور مشرکانہ تبلیغ پر صدائے احتجاج بلند کرنے سے روکا گیا۔

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ عیسائیوں کی مختصر آبادی میں ان کے دو گرجا گھر کام کر رہے ہیں، حال ہی میں ایک مسلمان کے پلاٹ پر قبضہ کر کے انہوں نے تیسرا گرجا گھر بنانا شروع

کردیا جس سے مسلمانان علاقہ میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی مقامی احباب نے علماء شہر سے رابطہ قائم کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی رمضان المبارک کے دوسرے جمعہ کے موقع پر تشریف لے گئے۔ احباب کو جمع کیا گیا۔ ایکشن کمیٹی کی تشکیل دی گئی، جس نے مطالبہ کیا کہ عیسائیوں کے گرجا گھر جو مسلمانوں کی مسجد کے متصل ہے کی تعمیر پر پابندی عائد کی جائے۔ عیسائیوں کی لاؤڈ سپیکر پر کھلے عام تبلیغ رجارحیت کو روکا جائے۔ عیسائیوں کو قانون و شرافت کے دائرے میں رہنے کا پابند کیا جائے۔ انتظامیہ کی طرف سے کسی مثبت جواب کی کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ ہفت روزہ ختم نبوت کی وساطت سے ضلعی و مقامی انتظامیہ سے پرزور مطالبہ ہے کہ مذکورہ بالا تیسرے ناجائز گرجا گھر کی تعمیر پر پابندی عائد کی جائے، مقامی ایکشن کمیٹی کے مطالبات تسلیم کئے جائیں۔

ڈنگہ ضلع گجرات میں
ہفت روزہ ختم نبوت
مولانا قاضی کفایت اللہ میانوی
سے
حاصل کریں

بقیہ: کھلا خط

پر مشتمل ہے ان کی زندگیاں تباہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مجھے سروس پر بحال کر کے مدہری سیمنٹ فیکٹری تبدیل کیا جاوے کیونکہ یہاں پر مجھے کسی وقت بھی سیاسی دشمنی اور مرزائی تحریک کے ذریعہ قتل کیا جا سکتا ہے۔

(ج) یہ فیکٹری غریب وال سیمنٹ لیمٹڈ جو درحقیقت ۔۔۔ اسٹیٹ سیمنٹ میں شامل نہیں چند آدمیوں کی اسٹیٹ بنی ہوئی ہے ڈاکٹر جو غالباً ڈسپنسر ہے مرزائیوں کے تحفظ نے اسے MBBS بنادیا ہے اور پوری انتظامیہ یہاں سے تبدیل کی جائے۔ تاکہ حکومت کی فیکٹری کہلائی جائے اور یہاں کا بے بس مزدور باعزت زندگی گزار سکے۔ اور قتل، زنا، اغوا اور ناجائز کمائی کرنے والے افراد کا دھندا اور فیکٹری سے مرزائیوں کے لیے غلط طریقے سے فیکٹری کی معیشت کو لٹنے سے بچایا جا سکے بالا آخر امید واثق ہے کہ آنجناب مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ایک نہایت دیانتدار کمیٹی تشکیل دے کر جلد از جلد نگرانی کر کے احکامات صادر فرمائیں گے۔ آنجناب مزید گزارش ہے کہ اگر اس کہانی کو ادھورا چھوڑ دیا گیا تو یوم محشر آپکا دامن پکڑا جائے گا۔ عرضے

سرور شاہ

سابقہ صدر CBA یونین، جونیئر آفیسر ورکس نمبر ۔۔۔
غریب وال سیمنٹ لیمٹڈ ضلع جہلم

بقیہ: علماء سے محبت

قرطبہ کے کھنڈرات اور الحمراء باب الاجوش کے نشانات کے سوا اسلام کے پیروکاروں اور اسلامی تہذیب کا کوئی نقش نہیں ملتا۔

اس دور میں جہاں اور بے دینیاں اور برائیاں ہیں اُن میں سب سے ہلاکت خیز بربادی یہ ہے کہ دن بدن اُمت کا علمائے دین سے تعلق کم ہو رہا ہے کسی اُمت کی اس سے بڑھ کر کوئی محرومی نہیں ہے۔ جب وہ اپنے مذہبی پیشواؤں سے متنفر ہو جائے علمائے دین سے محبت اور عقیدت دین اسلام کی وجہ سے کرنی چاہیئے اور ان کے مشن فروغ دین اور اعلائے کلمۃ الحق میں ہر طرح کی جانی و مالی قربانی سے دریغ نہ کیا جائے اور علمائے حق اور علمائے سوء میں فرق کر جائے وما علینا الا البلاغ

بقیہ: حضرت شیخ الحدیث

کا دستور تھا کہ ہم میں سے جس کو وضو کی ضرورت پیش آتی وہ دوسرے کو کہنی مار کر ایک دم اٹھ جاتا اور دوسرا ساتھی فوراً اباجان پر کوئی اشکال کر دیتا، اگرچہ اس کی نوبت تو بہت کم آتی تھی اس لیے کہ صحت اچھی تھی پھر بھی کبھی ضرورت پیش آ ہی جاتی، والد کا پہلی ہی مرتبہ میں سمجھ گئے تھے کہ ایکدم ساتھی اٹھا ایک منٹ آستین آنکر ہوا بھاگا بھاگا آرہا ہے اس سے ان کو اندازہ بھی ہو گیا تھا اور اس چیز سے ان کو مسرت بھی تھی ایک دفعہ حسن احمد مرحوم میرے کہنی مار کر ایک دم اٹھا اور اس کے اٹھتے ہی میں نے والد صاحب نور اللہ مرقدہ سے عرض کیا کہ حضرت فتح القدیر میں یوں لکھا ہے اور بالکل سوچے سمجھے کہا میرے ذہن میں بالکل ہی نہیں تھا کہ فتح القدیر میں کیا لکھا ہے۔ لیکن میرے والد صاحب اس فقرے پہ بے ساختہ ہنس پڑے اور کتاب میں نشان رکھ اس کو بند کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک حسن احمد آوے میں تمہیں ایک قصہ سناتا ہوں میں تمہاری فتح القدیر سے کہاں ڈرتا پھروں گا!" (تاریخ مشائخ چشت صفحہ ۲۲۹)

بقیہ: معجزات

اب تک مجوسیوں کی کوئی حکومت دنیا میں قائم نہ ہو سکی۔

مختصر واقعہ یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد آنحضور ؐ نے بہت سے بادشاہوں کو خطوط ارسال فرمائے تھے۔ نوشیرواں عادل کے پوتے کسریٰ پرویز کو بھی ایک خط بھیجا، جس میں بسم اللہ کے بعد یوں لکھا تھا مِن محمد رسول اللہ الیٰ کسریٰ عظیم فارس
محمد رسول اللہ کی طرف سے کسریٰ شاہ فارس کے پاس یہ خط جا رہا ہے۔

کسریٰ نے تکبر سے کہا کہ میرا نام اپنے نام کے پیچھے کیوں لکھا ہے؟ اور مکتوب مبارک چاک کر دیا، چنانچہ آپ کی دعا، یہ حکومت جو صدیوں سے نہایت شان کے ساتھ چلی آ رہی تھی بالکل پامال ہو گئی، اسی زمانے میں نصاریٰ کی حکومت کے بادشاہ ہرقل کو بھی آپ نے ایک خط لکھا تھا، اس نے آپ کے مکتوب مبارک کی عزت کی جس کا اثر یہ ہے کہ اس کی قوم کی سلطنت برابر باقی ہے۔

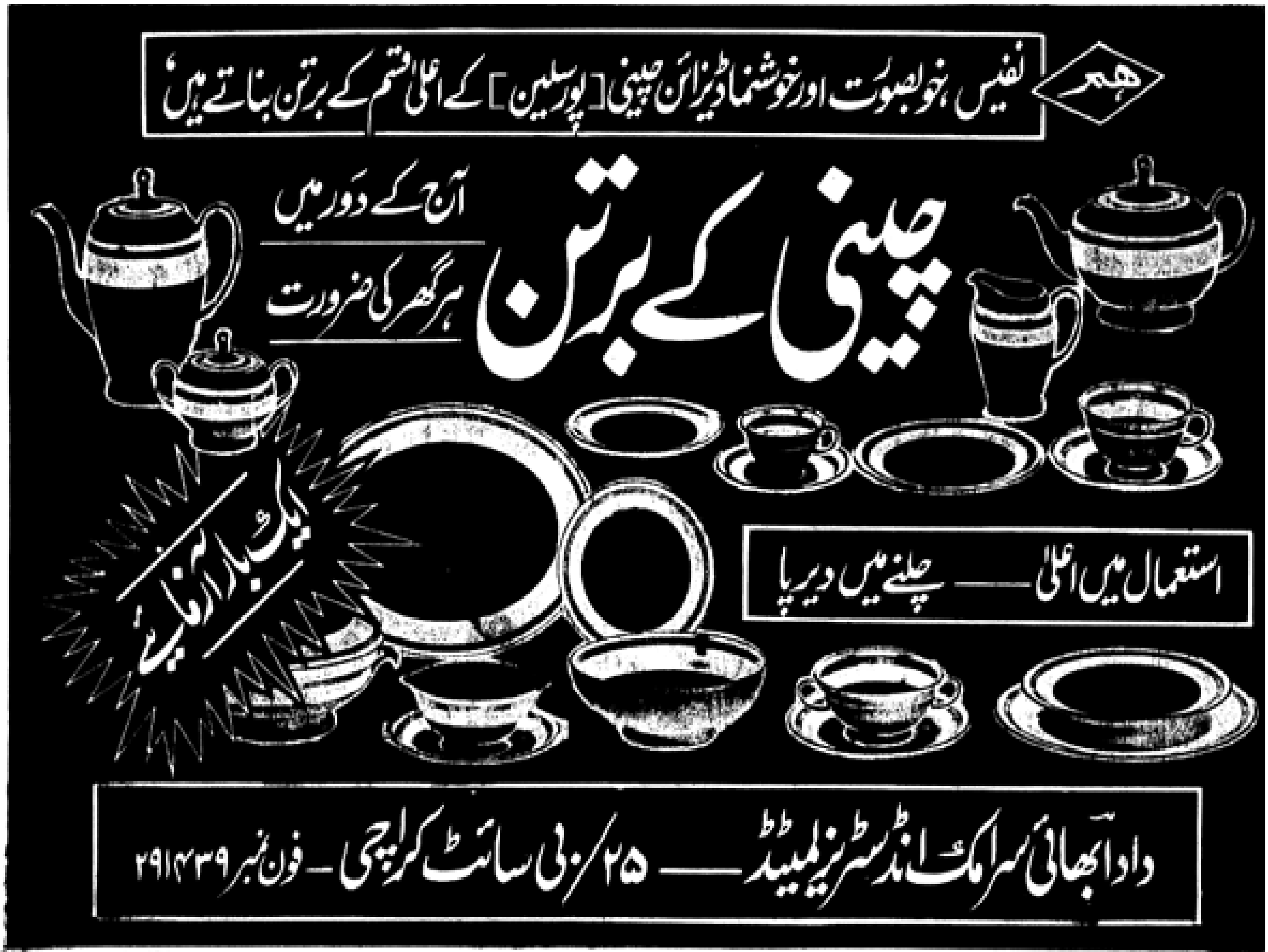

هوالشافی — افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکماء امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

اوقاتِ مطب: موسمِ گرما، ۲ تا ۷ بجے نماز عصر تا نماز عشاء — موسمِ سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء — جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/ سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ "ناموس ختم نبوت کی پاسبانی" قادیانی قزاقوں کی سرکوبی" باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنیکی کوششیں شروع ہیں اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ) میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمد**
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان
فون — ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
ایم اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی ۳
فون — ۷۱۱۹۲۱